تار کا پتہ "الفضل قادیان بٹالہ"

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار

ہفتہ میں دو بار

# الفضل

قادیان

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

| نمبر ۷ | مورخہ ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۲۳ء | مطابق ۹ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۱ |
|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت گو ناساز تھی۔ مگر حضور نے طلباء مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے لئے ان کے چھٹیوں پر جانے کے موقع پر مسجد مبارک میں کرسی پر رونق افروز ہوکر ۲۱ر جولائی کو تقریر فرمائی۔

۲۰ر جولائی بعد نماز جمعہ انجمن ارشاد کا جلسہ زیر صدارت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل ہوا۔ جسمیں اردو اور انگریزی میں تقریریں ہوئیں۔

۲۱ر جولائی۔ بعد نماز مغرب محلہ دار الفضل میں مسلم گرب کے بچوں کا ماہواری جلسہ ہوا۔ جس میں بچوں نے اپنے اپنے مضامین سنائے۔ مظفر احمد ابن حضرت میاں بشیر احمد صاحب جس کی عمر قریباً گیارہ سال ہے صداقت مسیح موعود پر تقریر کی۔ اور آیات قرآنی سے استدلال کئے ٭

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول ۲۲ر جولائی سے ۶

## نظم

### احمدی بچوں کے جذبات

مسلم گرب کے ایک گذشتہ جلسہ میں میر مہدی حسین صاحب مہاجر کے لڑکے محمد یوسف ناقد نے حسب ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائینگے ہم
مگر نہ چھوڑینگے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در سے جائینگے ہم

تری محبت کے جرم میں ہاں جو جیل بھی ڈالے جائینگے ہم
تو اس کو جانینگے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائینگے ہم

سُنیں گے ہرگز نہ مخبری ہم نہ اسکے دہوکے میں آئینگے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائینگے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مار دیگا تو اس کو سہ لینگے ہم خوشی سے
کہینگے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائینگے ہم

ہمارے حال خراب پر گو ہنسی انہیں آج آرہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رلائینگے ہم

ہوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خون پیاسے
جو تو نے بھی ہم سے بے رخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائینگے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدتوں سے
جو آج تو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا منہ دکھائینگے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے انہیں خبر کیا کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رہرو طریقت شمار الفت ہی کھائینگے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے۔ عشق پیارو کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قصہ سنائینگے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اسکی خوشبو ہے چند روزہ
بُوئے محبت سے اسکی اپنے دماغ و دل کو بسائینگے ہم

# راولپنڈی میں احمدی علماء کے لیکچر

خدا کے فضل و کرم سے انجمن احمدیہ راولپنڈی کا عام جلسہ ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ جولائی ۱۹۲۳ء کو بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ جس میں پہلے روز ½ ۸ بجے شام جناب حافظ روشن علی صاحب نے "اسلام کا دیگر مذاہب سے کیا سلوک ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور نہایت قابلیت کے ساتھ ثابت کیا کہ اسلام کبھی کسی قوم کے لئے مصیبت اور دکھ کا باعث نہیں ہوا۔ بلکہ ظلم و ستم کا خود تختہ مشق بنا رہا۔ اور ہمیشہ دوسروں پر احسان کرتا رہا۔ اور اگر اسلام کو کبھی تلوار اٹھانی پڑی تو محض اپنے بچاؤ یا اپنے ماننے والوں کے بچاؤ کے لئے۔ مگر برخلاف اسکے ہندوؤں نے ہمارے ساتھ چھوت چھات کرکے وہ سلوک کیا۔ جو وہ کتے اور سور سے بھی روا نہیں رکھتے۔ اور ہم اس سلوک اور ستم کو کئی سو سال سے برداشت کرتے رہے۔ حافظ صاحب کی یہ تقریر ½ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک رہی۔ اسکے بعد جناب میر قاسم علی صاحب نے "آریہ سماج کا دیگر مذاہب سے کیا سلوک ہے" پر تقریر فرمائی۔ یہ تقریر اس قدر مؤثر تھی۔ کہ باوجودیکہ رات کافی گذر چکی تھی۔ مگر حاضرین ہمہ تن گوش تھے۔ آپ کی یہ تقریر رات کے ۲ بجے ختم ہوئی۔

دوسرے روز ½ ۸ بجے شام پھر میر صاحب نے "ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ گو پروگرام کے مطابق وقت ۱۱ بجے رات تک تھا۔ مگر چونکہ تقریر ایسی تھی۔ جس سے حاضرین نہایت محظوظ تھے۔ اور نہیں چاہتے تھے کہ تقریر کو ختم کر دیا جاوے۔ اسلئے یہ تقریر بھی مجبوراً بوجہ وقت کی تنگی کے ۲ بجے رات کو ختم ہوئی۔ اس رات لوگ کثرت کے ساتھ آئے۔

تیسرے روز ۱۵ جولائی ہمارے نوجوان مبلغ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کی تقریر صبح ۸ بجے "اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے" پر شروع ہوئی۔ جو دو گھنٹہ تک رہی۔ اسکے بعد حافظ صاحب نے اپنی تقریر "فتنہ ارتداد اور مسلمانوں کا فرض" کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور ساتھ ہی آریوں کے اعتراضوں کا جو وہ نئے دن اسلام پر کرتے رہتے ہیں جواب دیا اور تیسرے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔ چونکہ پروگرام میں ہر تقریر کے بعد اس کے متعلق سوال و جواب کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ اسلئے ایک آریہ نے جو تناسخ کا بہت قائل تھا۔ چند سوالات کئے جس کا جواب حافظ صاحب اور میر صاحب نے اس فصاحت کے ساتھ دیا۔ کہ بیچارا خود بخود ہی بدحواس ہو کر چلا گیا پہلا اجلاس صبح ایک بجے ختم ہوا۔ تیسرے روز کا دوسرا اجلاس ½ ۸ بجے شام شروع ہوا جس میں میر صاحب نے پنڈت دیانند کے حالات زندگی پر سیر کن بحث کی۔ ہر تقریر کے دوران اور خاتمے پر میر صاحب للکار للکار کر پکارتے رہے۔ کہ اگر کسی کو طاقت ہے۔ تو مقابل پر آئے۔ مگر

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

میر صاحب کے لیکچر کے بعد جناب حافظ صاحب نے اپنے لیکچر کے بقیہ حصہ کو جو فتنہ ارتداد کے متعلق تھا۔ بیان فرمایا۔ اور ہندوؤں سے چھوت چھات کرنے کے لئے مسلمانوں سے عہد لیا اس جلسہ کا حاضرین پر بہت اچھا اثر تھا۔ اور لوگ اس قدر محظوظ ہوئے۔ کہ خود درخواستیں کیں کہ دو چار روز اور ٹھہر کر ہمارے معزز مبلغ ہمیں محظوظ فرمادیں۔ مگر چونکہ پروگرام مبلغین کا جہلم اور چکوال جانے کا بن چکا تھا۔ اس لئے مجبوراً حاضرین سے معذرت کرنی پڑی۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ الحمد للہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے سر انجام ہوا۔

خاکسار
سید فتح علی شاہ۔ نائب سکرٹری تعلیم و تربیت
انجمن احمدیہ راولپنڈی

---

# ضروری اطلاع

بتقریب عید اضحٰی و ایام تشریق ۲۷ جولائی کا الفضل نہیں نکل سکیگا۔ ۳۱ جولائی کا الفضل شایع ہوگا اطلاعاً عرض ہے۔ مینیجر الفضل قادیان

---

# وی پی آتے ہیں

جن اصحاب کا چندہ الفضل ماہ جولائی میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۷ اگست کا الفضل وی پی ہوگا۔ جن اصحاب کا وی پی واپس آئے گا۔ ان کے نام سے اخبار تا وصولی قیمت التوا رہیگا۔ مینیجر الفضل قادیان

---

**درخواست اخبار** میں ایک غریب نادار ہوں۔ اخبار الفضل دیکھنے کا شائق ہوں۔ بوجہ ناداری قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ اسلئے عرض ہے کہ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار الفضل جاری کرا دے۔ اور ثواب دارین حاصل کرے۔ مدت سے اخبار دیکھنے کا شائق ہوں۔
مرید احمد از ہوشیارپور

---

**اعلان نکاح** میاں عطاء اللہ خان صاحب ولد ڈاکٹر احمد خان صاحب کا نکاح ڈاکٹر صاحب کے برادر اصغر ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ کی لڑکی کنیز فاطمہ بیگم سے پانچہزار روپیہ مہر پر ۲۰ جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھایا۔ دونو ڈاکٹر صاحبان شیخ میراں بخش صاحب رئیس شیخ پور ضلع گوجرات کے لڑکے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس شادی کو فریقین کے لئے بابرکت کرے۔

---

**نتائج امتحان** بی اے کے امتحان میں ماسٹر شیر عالم صاحب احمدی گوئیکی۔ میاں محمد سعید صاحب جھنگ۔ مولوی مطیع الرحمن صاحب

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۲۴ر جولائی ۱۹۲۳ء

# ہندوؤں سے چھوت کرنے کی ایک نہایت اہم وجہ

## مسلمانوں کے خلاف آریوں کے ناپاک اور کمینہ ارادے

معاصر "زمیندار" نے ۱۷ر جولائی کے پرچہ میں "خفیہ" ببر ہندو جتھا لاہور" کے سکرٹری کا ایک خط شائع کیا ہے جسمیں معاصر موصوف کو مخاطب کر کے مسلمانوں کو نہایت ہی فحش اور گندی گالیاں دینے کے علاوہ سخت دھمکیاں بھی دی گئی ہیں۔ اور یہاں تک کہدیا گیا ہے کہ:-

"تمہاری خبر لینے کے لئے میرا جتھا تیار ہو گیا ہے۔ وہ دن آنیوالا ہے۔ جبکہ یہ دل خوش کن خبریں اخباروں میں چھپینگی۔ کہ فلاں جگہ مسلمان لوٹے گئے۔ اور ان کی بیگموں کو حرموں سے گھسیٹ کر ہندوؤں نے ...... مسلمانوں کو لٹا کر ان کے منہ میں سور کا گوشت ڈالا گیا۔ تمہارے قرآن پر ...... ڈالا جائیگا۔ اور تمہاری مسجدوں میں سور کا گوشت پکا کر ہم کھائینگے"

اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے :-

"مسلمانوں اور سناتن دہرمیوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ قرآن ...... پران کو جلا کر ویدک دہرم کی شرن لیں۔ اور آریہ سماجی بنیں۔ ورنہ آریہ راج جو ابھی ہونیوالا ہے اسمیں انکو وید اقدس کی صداقت کے سامنے جھکنا پڑیگا"

ہم نہیں کہہ سکتے۔ عام ہندوؤں کا اس میں ابھی تک کوئی دخل ہے یا نہیں۔ لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ایسے خیالات رکھنے والے کچھ نہ کچھ لوگ ضرور پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ جو ملک کے امن کو برباد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس حالت میں ہم مسلمانوں کو بڑے زور کے ساتھ مشورہ دینگے۔ کہ وہ باوجود سخت سے سخت اشتعال دئے جانے کے بالکل پرامن رہیں اسلئے نہیں کہ وہ کمزور اور بزدل ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ ایک تو گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ فتنہ پرداز لوگوں کو کچلنے کے لئے موجود ہے۔ دوسرے بہادری اور دلیری کا بھی تقاضا ہے کہ کسی کی گیدڑ بھبکیوں کی پروا نہ کی جائے۔ لیکن چونکہ ایسے لوگ اپنی کمینگی کے اظہار کے لئے موقع تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور شرمناک سے شرمناک افعال کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔ اسلئے ضروری ہے کہ جہانتک ہو سکے۔ ایسے مواقع سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ جنمیں فساد کا احتمال یا نقصان کا خطرہ ہو۔ اسکے متعلق ہم بڑے زور کے ساتھ کہینگے۔ کہ ہندوؤں سے چھوت کے متعلق جو تحریک جاری ہوئی ہے۔ اسکے جواز کی اگر اور سب وجوہات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اس خفیہ ببر ہندو جتھا نے ہی ایسی وجہ پیدا کر دی ہے کہ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں کے مسلمانوں کے متعلق ایسے ناپاک ارادے ہوں۔ جو خفیہ طور پر نقصان پہنچانے کے لئے جتھے بنا رہے ہوں۔ جن کے حوصلے فتنہ ارتداد کی وجہ سے حد سے زیادہ بڑھ گئے ہوں کوئی تعجب نہیں۔ اگر وہ کھانے پینے کی چیزوں کی وساطت سے اپنے ناجائز خیالات کی تکمیل شروع کر دیں۔ اسلئے ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ ہندوؤں کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء سے وہی سلوک کیا جائے۔ جو وہ مسلمانوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء سے کرتے ہیں۔

معاصر زمیندار نے ہندوؤں سے چھوت کی خاص طور پر مخالفت کی تھی۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ اس سوال کو مذہبی مسئلہ قرار دینا فی الواقع جائز نہیں۔ لیکن کیا زمیندار کے نزدیک قومی مفاد کے حصول کی خاطر اور دشمن کے ان بد ارادوں سے بچنے کے لئے جن کا انکشاف اسی کے ذریعہ ہوا ہے۔ اس تجویز پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندو اور خاص کر آریہ نہایت اوچھے اور کمینہ ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور کوئی تعجب نہیں فتنہ ارتداد کی رو جوں جوں کمزور ہوتی جائے۔ مسلمانوں کے خلاف ان کا غم و غصہ بڑھتا جائے۔ اور وہ خفیہ طور پر نقصان پہنچانے کی تدابیر اختیار کرتے جائیں۔ پس ضروری ہے کہ ان کے نقصان سے بچنے کے لئے جو ممکن اور پرامن احتیاط ہو۔ وہ اختیار کی جائے۔

زمیندار کے نام "ببر ہندو جتھا" کے فحش خط پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اگر آریہ صاحبان کو اس سے اتفاق نہ تھا۔ تو اسکے خلاف نفرت کا اظہار کرتے۔ اور ایسے کمینہ لوگوں کو سرزنش کرتے۔ تا انہیں فتنہ پردازی کی جرأت نہ ہوتی۔ لیکن آریہ اخبار اسکی بجائے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ خط فرضی اور بناوٹی ہے۔ حالانکہ انہیں اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ ایسا کون مسلمان ہو سکتا ہے۔ جو اپنے جان سے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں ایسے گستاخانہ الفاظ استعمال کرے اور اسلام کے متعلق ایسے ناپاک الفاظ خود لکھے۔ اور پھر جبکہ معاصر زمیندار نے ہر اس شخص کو اصل خط دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ جسے اس بارے میں ذرا بھی شک و شبہ ہو۔ اسے بناوٹی کہکر لوگوں کی توجہ اس کی طرف سے ہٹانا اور غفلت میں رکھنے کی کوشش کرنا کہاں کی شرافت ہے۔

ہمارے آریہ دوستوں کو خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر انہوں نے اسوقت ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی نہ کی جو خفیہ خفیہ فساد کی تیاریاں کر رہے ہیں تو اس کا نتیجہ خطرناک نکلیگا۔ ملک میں بدامنی اور بے اطمینانی پھیلیگی۔ بہتر اور مناسب یہی کہ نہ صرف فتنہ انگیزی کی خفیہ اور پوشیدہ کوششوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بلکہ اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں سے بھی احتراز کرنا چاہیئے۔ اور اپنے اپنے مذہب کی صداقت اور خوبیاں بیان کرنی چاہئیں۔ اگر آریہ صاحبان اپنے رویہ کی اصلاح کرلیں تو مسلمان اخبارات کو انکے جواب میں بھی کچھ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
# الفضل
یوم سہ شنبہ - قادیان دار الامان - ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء

# ہندوؤں سے چھوت کرنے کی ایک نہایت اہم وجہ

## مسلمانوں کے خلاف آریوں کے ناپاک اور کمینہ ارادے

معاصر "زمیندار" نے ۱۸ جولائی کے پرچہ میں "خفیہ" "بربر ہندو سبھا لاہور" کے سکرٹری کا ایک خط شائع کیا ہے جسمیں معاصر موصوف کو مخاطب کرکے مسلمانوں کو نہایت ہی فحش اور گندی گالیاں دینے کے علاوہ سخت دھمکیاں بھی دی گئی ہیں۔ اور یہاں تک کہدیا گیا ہے کہ :-

"تمہاری خبر لینے کے لئے میرا جتھا تیار ہو گیا ہے۔ وہ دن آنیوالا ہے۔ جبکہ یہ دل خوش کن خبریں اخباروں میں چھپینگی۔ کہ فلاں جگہ مسلمان لوٹے گئے۔ اور ان کی بیگموں کو حرموں سے گھسیٹ کر ہندوؤں نے ..... مسلمانوں کو لٹا کر ان کے منہ میں سور کا گوشت ڈالا گیا۔ تمہارے قرآن پر .... ڈالا جائیگا۔ اور تمہاری مسجدوں میں سور کا گوشت پکا کر ہم کھائینگے"

اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے :-

"مسلمانوں اور سناتن دھرمیوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ قرآن ..... پران کو جلا کر سچے ویدک دھرم کی شرن لیں۔ اور آریہ سماجی بنیں۔ ورنہ آریہ راج جو ابھی ہونیوالا ہے اسمیں انکو وید اقدس کی صداقت کے سامنے جھکنا پڑیگا"

ہم نہیں کہہ سکتے۔ عام ہندوؤں کا اس میں ابھی تک کوئی دخل ہے یا نہیں۔ لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ایسے خیالات رکھنے والے کچھ نہ کچھ لوگ ضرور پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ جو ملک کے امن کو برباد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس حالت میں ہم مسلمانوں کو بڑے زور کے ساتھ مشورہ دینگے۔ کہ وہ باوجود سخت سے سخت اشتعال دئے جانے کے بالکل پرامن رہیں اسلئے نہیں کہ وہ کمزور اور بزدل ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ ایک قوی گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ فتنہ پرداز لوگوں کو کچلنے کے لئے موجود ہے۔ دوسرے بہادری اور دلیری کا بھی تقاضا ہے کہ کسی کی گیدڑ بھبکیوں کی پروا نہ کی جائے۔ لیکن چونکہ ایسے لوگ اپنی کمینگی کے اظہار کے لئے موقع تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور شرمناک سے شرمناک افعال کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔ اسلئے ضروری ہے کہ جہانتک ہو سکے۔ ایسے مواقع سے بچنے کی کوشش کی جائے جنمیں فساد کا احتمال یا نقصان کا خطرہ ہو۔ اسکے متعلق ہم بڑے زور کے ساتھ کہینگے۔ کہ ہندوؤں سے چھوت کے متعلق جو تحریک جاری ہوئی ہے۔ اسکے جواز کی اگر اور سب وجوہات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اس خفیہ بربر ہندو سبھا نے ہی ایسی وجہ پیدا کر دی ہے کہ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں کے مسلمانوں کے متعلق ایسے ناپاک ارادے ہوں۔ جو خفیہ طور پر نقصان پہنچانے کے لئے جتھے بنا رہے ہوں۔ جن کے حوصلے فتنہ ارتداد کی وجہ سے حد سے زیادہ بڑھ گئے ہوں کوئی تعجب نہیں۔ اگر وہ کھانے پینے کی چیزوں کی وساطت سے اپنے ناپاک خیالات کی تکمیل شروع کر دیں۔ اسلئے ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ ہندوؤں کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء سے وہی سلوک کیا جائے۔ جو وہ مسلمانوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء سے کرتے ہیں۔

معاصر زمیندار نے ہندوؤں سے چھوت کی خاص طور پر مخالفت کی تھی۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ اس سوال کو مذہبی مسئلہ قرار دینا فی الواقع جائز نہیں۔ لیکن کیا زمیندار کے نزدیک قومی مفاد کے حصول کی خاطر اور دشمن کے ان بدارادوں سے بچنے کے لیے جن کا انکشاف اسکے ذریعہ ہوا ہے۔ اس تجویز پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندو اور خاص کر آریہ نہایت اوچھے اور کمینہ ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور کوئی تعجب نہیں فتنہ ارتداد کی رو جوں جوں کمزور ہوتی جائے۔ مسلمانوں کے خلاف ان کا غم و غصہ بڑھتا جائے۔ اور وہ خفیہ طور پر نقصان پہنچانے کی تدابیر اختیار کرتے جائیں۔ پس ضروری ہے کہ ان کے نقصان سے بچنے کے لیئے جو محفوظ اور پرامن ذریعہ ہو۔ وہ اختیار کی جائے۔

زمیندار کے نام "بربر ہندو سبھا" کے فحش خط پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اگر آریہ صاحبان کو اس سے اتفاق نہ تھا۔ تو اسکے خلاف نفرت کا اظہار کرتے۔ اور ایسے کمینہ لوگوں کو سرزنش کرتے۔ تا انہیں فتنہ پردازی کی جرأت نہ ہوتی۔ لیکن آریہ اخبار اسکی بجائے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ خط فرضی اور بناوٹی ہے۔ حالانکہ انہیں اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ ایسا کون مسلمان ہو سکتا ہے۔ جو اپنے جان سے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایسے گستاخانہ الفاظ استعمال کرے۔ اور اسلام کے متعلق ایسے ناپاک الفاظ خود لکھے۔ اور پھر جبکہ معاصر "زمیندار" نے ہر اس شخص کو اصل خط دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ جسے اس بارے میں ذرا بھی شک و شبہ ہو۔ اسے بناوٹی کہکر لوگوں کی توجہ اس کی طرف سے ہٹانا اور غفلت میں رکھنے کی کوشش کرنا کہاں کی شرافت ہے۔

ہمارے آریہ دوستوں کو خوب اچھی طرح یاد رہنا چاہیئے کہ اگر انہوں نے اسوقت ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی نہ کی۔ جو خفیہ خفیہ فساد کی تیاریاں کر رہے ہیں تو اس کا نتیجہ نہایت خطرناک نکلیگا۔ ملک میں بدامنی اور بے اطمینانی پھیلیگی۔ بہتر اور مناسب یہی ہے کہ نہ صرف فتنہ انگیزی کی خفیہ اور پوشیدہ کوششوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بلکہ اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں سے بھی احتراز کرنا چاہیئے۔ اور اپنے اپنے مذہب کی صداقت اور خوبیاں بیان کرنی چاہئیں۔ اگر آریہ صاحبان اپنے رویہ کی اصلاح کریں تو مسلمان اخبارات کو انکے جواب میں بھی کچھ لکھنے کی

## ہندوؤں میں "حقیقی بہن" اور اپنی "کنیا" سے شادی

اپنے رشتہ داروں میں شادی کرنے کے متعلق آریہ اور ہندو اسلام کے خلاف ہمیشہ سے اعتراض کرتے آئے ہیں۔ اور ملکانوں میں اس اعتراض کی خاص طور پر اشاعت کی گئی ہے۔ حالانکہ خود ہندوؤں کے بزرگوں میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔

چونکہ ہندوؤں کو اور خاص کر آریوں کو اپنے بزرگوں کے عمل اور نمونہ کی بہت کم پروا ہوتی ہے۔ اور وہ ان کے خاص احکام کو بھی پس پشت ڈال دینا معمولی بات سمجھتے ہیں جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب کے متعلق ان کا طرز عمل ہے۔ اس لئے ہم گذشتہ واقعات کو چھوڑ بالکل تازہ واقعات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اخبار ریاست ۱۵ر جولائی لکھتا ہے۔

"ڈیرہ غازی خاں میں ایک برہمن نے جو کہ خود تو ادر منگل دیوتا کے پوجاری تھے۔ اپنی حقیقی ہمشیرہ کے ساتھ شادی کر لی۔ اور ایک دوسرے برہمن نے اپنی کنیا کے ساتھ شادی کر لی ہے۔"

کیا وہ مذہب جس میں "حقیقی بہن" اور "اپنی کنیا" سے شادی کرنا روا ہو۔ اس کے پیرو اسلام پر یہ اعتراض کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اسلام نے رشتہ داروں میں شادی کرنے کی کیوں اجازت دی ہے۔ حالانکہ اسلام نے تو یہاں تک احتیاط کی ہے۔ کہ ایک عورت کا دودھ پینے والوں کی آپس میں شادی سے منع کر دیا ہے۔

مذکورہ بالا واقعات تو بالکل تازہ ہیں جن کا ذکر اخبار میں آگیا۔ ورنہ نہ معلوم ہندوؤں میں نہ کس قدر اس قسم کی باقاعدہ اور بے قاعدہ شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔

---

## پرماتما کا سور روپ میں

ہندو مذہب نے پرمیشور کو ایسی غیر معقول اور نامناسب شکل میں پیش کیا ہے اور اس کے متعلق ایسی ایسی نفرت انگیز روایات بیان کی ہیں۔ جن کو پڑھ کر سخت حیرت آتی ہے۔ اگرچہ موجودہ زمانہ کی روشنی میں اور اعتراضات سے ڈر کر ہندوؤں نے اپنے عقائد اور خیالات کو بہت کچھ بدل لیا ہے۔ اور اسی تبدیلی کے نتیجہ میں آریہ سماجی فرقہ نے جنم لیا ہے۔ لیکن پھر بھی اپنے پرمیشور کو یہ لوگ جو شکل دیتے ہیں۔ وہ نہایت ہی کریہ منظر ہے۔ اور اس کی جو شان بیان کرتے ہیں۔ وہ حد سے زیادہ ذلت آمیز ہے۔ چنانچہ اخبار کیسری (۱۲ر جولائی) لکھتا ہے۔

"ہندو تو یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ پرماتما نے سور کے روپ میں اوتار دھارن کیا تھا۔ اور بعض مقامات کے ہندو بعض موقعوں پر سور کی پوجا بھی کرتے ہیں۔"

جن لوگوں کو کبھی سور کی شکل دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو اور اسے غلاظت سمیٹتے اور گندگی میں لوٹتے پوٹتے دیکھا ہو۔ ان کے وہم و گمان کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ "پرماتما" کو سور کا روپ دھارنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ لیکن ہندو صاحبان بڑی پختگی کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور سور مہاراج کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ کیا کیسری پرماتما کے سور کا جنم لینے کی حکمت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔

حیرت ہے جن لوگوں کے پرماتما کی یہ حالت ہو۔ وہ "السّد میاں کا حلیہ" وغیرہ ناپاک اور گندے ٹریکٹ لکھ کر خدا تعالےٰ پر اعتراض کریں۔ بات یہ ہے۔ کہ جس نظر سے وہ اپنے پرماتما کو دیکھتے ہیں۔ اسی سے خدا تعالےٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

---

## قریبی رشتوں میں شادی

آریوں کی طرف سے مسلمانوں پر قریبی رشتوں میں شادی کرنے کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ بہن بھائی میں شادی کی جاتی ہے۔ اس کا ایک عام فہم جواب تو یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں تو سگے بہن بھائی کی شادی نہیں ہوتی۔ ہاں ہندوؤں میں ہو سکتی ہے۔ جبکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ مردہ انسان کی روح پھر دوسرے جسم میں دنیا میں آجاتی ہے۔ کیا عجب ہے۔ کہ پہلے جنم میں ایک عورت جو "ماتا" ہو۔ دوسرے جنم میں آنے پر "پتنی" بن جائے اور کسی ہندو کے پاس یہ معلوم کرنے کا کیا طریق ہے۔ کہ اس کی بیوی پہلے جنم میں اس کی قریبی رشتہ دار ماں بہن۔ پھوپھی۔ خالہ وغیرہ نہ تھی۔ اس کے جواب میں پرکاش (۸ر جولائی) لکھتا ہے۔

"ویدک دھرم ارواح میں سلسلہ تذکیر و تانیث نہیں مانتا۔ یہ اختلاف محض مادہ کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔"

مان لیا کہ ایسا ہی ہے۔ لیکن اس سے اصل اعتراض رد نہیں ہوتا۔ بلکہ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جو روح پہلی دفعہ مادہ کے جسم میں جاتی ہے۔ وہ کیوں دوسری دفعہ بھی مادہ میں ہی نہیں جا سکتی۔ اگر اس کے نہ جانے کی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ جانے کے لئے اس کا پہلا تجربہ موجود ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دوبارہ جنم لیکر ماتا کی بجائے پتنی کی پدوی حاصل کرے۔ پھر اگر ارواح میں تذکیر و تانیث نہیں۔ تو پہلے تو صرف قریبی رشتہ کی عورتیں ہی تناسخ کے چکر میں بیوی بن سکتی تھیں۔ اب قریبی رشتہ کے مرد باپ۔ دادا وغیرہ بھی بیوی بن سکینگے۔ کیونکہ جب ارواح میں سلسلہ تذکیر و تانیث نہیں بلکہ یہ اختلاف محض مادہ کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ وہ روح جو پہلے جنم میں باپ کے جسم میں ہو۔ دوسرے جنم میں بیوی کے جسم میں آجائے۔

غرض تناسخ کا چکر ایک عجیب چکر ہے۔ کہ جس نے اپنے ماننے والوں کے لئے ماں۔ بہن۔ بیوی بیٹی وغیرہ سب کی تمیز مٹا دی ہے۔ جن لوگوں کے عقیدہ کا یہ نتیجہ ہو۔ وہ اگر اسلام میں قریبی رشتوں میں شادی کرنے پر اعتراض کریں۔ تو کس قدر بے شرمی کی بات ہے۔

## ہندوؤں میں ”حقیقی بہن“ اور ”اپنی کنیا“ سے شادی

اپنے رشتہ داروں میں شادی کرنے کے متعلق آریہ اور ہندو اسلام کے خلاف ہمیشہ سے اعتراض کرتے آئے ہیں۔ اور ملکانوں میں اس اعتراض کی خاص طور پر اشاعت کی گئی ہے۔ حالانکہ خود ہندوؤں کے بزرگوں میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔

چونکہ ہندوؤں کو اور خاص کر آریوں کو اپنے بزرگوں کے عمل اور نمونہ کی بہت کم پرواہ ہوتی ہے۔ اور وہ ان کے خاص احکام کو بھی پس پشت ڈال دینا معمولی بات سمجھتے ہیں جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب کے متعلق ان کا طرز عمل ہے۔ اس لئے ہم گذشتہ واقعات کو چھوڑ بالکل تازہ واقعات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اخبار پرتاپ ۱۰ جولائی لکھتا ہے۔

”ڈیرہ غازی خان میں ایک برہمن نے جو گجرو اور منگل دیوتا کے پوجاری تھے اپنی حقیقی ہمشیرہ کے ساتھ شادی کر لی۔ اور ایک دوسرے برہمن نے اپنی کنیا کے ساتھ شادی کر لی ہے۔“

کیا وہ مذہب جس میں ”حقیقی بہن“ اور اپنی کنیا سے شادی کرنا روا ہو۔ اس کے پیرو اسلام پر یہ اعتراض کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اسلام نے رشتہ داروں میں شادی کرنے کی کیوں اجازت دی ہے۔ حالانکہ اسلام نے تو یہاں تک احتیاط کی ہے۔ کہ ایک عورت کا دودھ پینے والوں کی آپس میں شادی سے منع کر دیا ہے۔

مذکورہ بالا واقعات تو بالکل تازہ ہیں جن کا ذکر اخبار میں آگیا۔ ورنہ نہ معلوم ہندوؤں میں وقتاً فوقتاً کس قدر اس قسم کی باقاعدہ اور بے قاعدہ شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔

## پرماتما سؤر کے روپ میں

ہندو مذہب نے پرمیشور کو ایسی غیر معقول اور نامناسب شکل میں پیش کیا ہے اور اس کے متعلق ایسی ایسی نفرت انگیز روایات بیان کی ہیں کہ جن کو پڑھ کر سخت حیرت آتی ہے۔ اگرچہ موجودہ زمانہ کی روشنی میں اور اعتراضات سے ڈر کر ہندوؤں نے اپنے عقائد اور خیالات کو بہت کچھ بدل لیا ہے۔ اور اسی تبدیلی کے نتیجہ میں آریہ سماجی فرقہ نے جنم لیا ہے۔ لیکن پھر بھی اپنے پرمیشور کو یہ لوگ جو شکل دیتے ہیں۔ وہ نہایت ہی کریہ منظر ہے۔ اور اس کی جو شان بیان کرتے ہیں۔ وہ حد سے زیادہ ذلت آمیز ہے۔ چنانچہ اخبار کیسری (۱۱ جولائی) لکھتا ہے۔

”ہندو تو یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ پرماتما نے سؤر کے روپ میں اوتار دھارن کیا تھا۔ اور بعض مقامات کے ہندو بعض موقعوں پر سؤر کی پوجا بھی کرتے ہیں۔“

جن لوگوں کو کبھی سؤر کی شکل دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور اسے غلاظت سمیٹتے اور گندگی میں لوٹتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کے وہم و گمان کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ ”پرماتما“ کو سؤر کا روپ دھارنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ لیکن ہندو صاحبان بڑی پختگی کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور سؤر مہاراج کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ کیا کیسری پرماتما کے سؤر کا جنم لینے کی حکمت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔

حیرت ہے جن لوگوں کے پرماتما کی یہ حالت ہو۔ وہ ”اسلامیوں کا حلیہ“ وغیرہ ناپاک اور گندے ٹریکٹ لکھ کر خدا تعالیٰ پر اعتراض کریں۔ بات یہ ہے۔ کہ جس نظر سے وہ اپنے پرماتما کو دیکھتے ہیں۔ اسی سے خدا تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

## قریبی رشتوں میں شادی

آریوں کی طرف سے مسلمانوں پر قریبی رشتوں میں شادی کرنے کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ بہن بھائی میں شادی کی جاتی ہے۔ اس کا ایک عام فہم جواب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں تو سگے بہن بھائی کی شادی نہیں ہوتی۔ ہاں ہندوؤں میں ہو سکتی ہے۔ جبکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ مردہ انسان کی روح پھر دوسرے جسم میں دنیا میں آجاتی ہے۔ کیا عجیب ہے۔ کہ پہلے جنم میں ایک عورت جو ”ماتا“ ہو۔ دوسرے جنم میں آکے ”پتنی“ بن جائے۔ اور کسی ہندو کے پاس یہ معلوم کرنے کا کیا طریق ہے۔ کہ اس کی بیوی پہلے جنم میں اس کی قریبی رشتہ دار ماں بہن۔ پھوپھی۔ خالہ وغیرہ نہ تھی۔ اس کے جواب میں پرکاش (۸ جولائی) لکھتا ہے۔

”ویدک دھرم ارواح میں سلسلہ تذکیر و تانیث نہیں مانتا۔ یہ اختلاف محض مادہ کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔“

مان لیا کہ ایسا ہی ہے۔ لیکن اس سے اصل اعتراض رد نہیں ہوتا۔ بلکہ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جو روح پہلی دفعہ مادہ کے جسم میں جاتی ہے۔ وہ کیوں دوسری دفعہ بھی مادہ ہی میں نہیں جا سکتی۔ اگر اس کے نہ جانے کی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ جانے کے لئے اس کا پہلا تجربہ موجود ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دوبارہ جنم لیکر ماتا کی بجائے پتنی کی پدوی حاصل کرے۔ پھر اگر ارواح میں تذکیر و تانیث نہیں۔ تو پہلے تو صرف قریبی رشتہ کی عورتیں ہی تناسخ کے چکر میں بیوی بن سکتی تھیں۔ اب قریبی رشتہ کے مرد باپ۔ دادا وغیرہ بھی بیوی بن سکیں گے۔ کیونکہ جب ارواح میں سلسلہ تذکیر و تانیث نہیں بلکہ یہ اختلاف محض مادہ کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ وہ روح جو پہلے جنم میں باپ کے جسم میں ہو۔ دوسرے جنم میں بیوی کے جسم میں آجائے۔

غرض تناسخ کا چکر ایک عجیب چکر ہے۔ کہ جس نے اپنے ماننے والوں کے لئے ماں۔ بہن بیوی بیٹی وغیرہ سب کی تمیز مٹا دی ہے۔ جن لوگوں کے عقیدہ کا یہ نتیجہ ہو۔ وہ اگر اسلام میں قریبی رشتوں میں شادی کرنے پر اعتراض کریں تو کس قدر بے شرمی کی بات ہے۔

# تقویٰ کی نیت سے نکاح کرنا چاہیئے

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا فرمودہ خطبہ نکاح

۹ جولائی ایک نکاح کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

### انسانی کوشش

تمام تر اس بات پر ہوتی ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے دنیا میں ادنیٰ سے ادنیٰ اور جاہل سے جاہل انسان کو بھی ہم جب دیکھتے ہیں۔ تو وہ دن رات اسی کوشش میں نظر آتا ہے کہ میں اپنے مقصد اور مدعا میں کامیاب ہو جاؤں جبکہ بعض دفعہ اس کا مقصد نہایت ادنیٰ اور رذیل ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کا مقصد ہوتا ہے۔ اسلئے اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اسمیں کامیاب ہو جاؤں۔ بہت لوگ ایسے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ جو ان کی بھلائی کا موجب نہیں ہوتے۔ بلکہ دکھ کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی عزت کا باعث نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی رسوائی کا موجب ہوتے ہیں۔ ان کی ترقی کا ذریعہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کو تحت الثریٰ میں گراتے ہیں۔ اور کوئی عقلمند اور دانا ان کو ان کے نقصان سمجھاتا اور باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر بارہا دیکھا گیا ہے کہ وہ شخص جو کسی ادنیٰ مقصد کو اختیار کئے ہوتا ہے۔ سمجھانے والے کی باتوں سے متاثر بھی ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ جو آپ نے کہا۔ میرے سر آنکھوں پر۔ مگر میں اسکو چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ میرا

### مقصد اور مدعا

ہے اسکو پورا کر لینے دیں۔ پھر احتیاط کروں گا ایسا شخص اپنے نفس کو خوش کرنے یا دھوکہ دینے کے لئے کئی قسم کے بہانے تلاش کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ اس کام کو اگر میں نے چھوڑ دیا۔ تو لوگ کیا کہینگے۔ میرے ساتھی کیا کہینگے۔ میں نے اس کے لئے اپنا وقت صرف کیا۔ روپیہ خرچ کیا۔ کیا میں اسے یونہی چھوڑ دوں۔ غرض کئی قسم کے بہانے بناتا ہے۔ اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں اسے چھوڑنے کے لئے تو تیار ہوں۔ مگر میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں حالانکہ وہ مجبوریاں نہیں ہوتیں۔ کیا اگر کوئی غلطی سے زہر خرید لائے۔ تو اس کو اس لئے کھا لیگا کہ اسپر اسکے روپے خرچ ہوئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اسے جو بتائے گا۔ کہ یہ زہر ہے۔ مت کھانا۔ اس کا شکریہ ادا کرے گا۔ اور اُسے روپیہ بطور انعام دیگا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جس امر کو اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑتا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ

### اسلام نے مقاصد پر زور دیا ہے

یہ نہیں کہا کہ یہ نہ کرو۔ اور یہ کرو۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ مقصد رکھو۔ اور یہ نہ رکھو۔ کیونکہ جو کچھ کوئی انسان کرتا ہے۔ مقصد کے ماتحت ہی کرتا ہے۔ دیکھو چوری فریب۔ دھوکہ۔ ظلم وغیرہ بذات خود کچھ نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس مقصد کا جو انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح روشنی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ نام ہے گیس کے خاص طور پر جلنے کا جس طرح بجلی کچھ نہیں۔ بلکہ یہ نام ہے حرارت کے تیز ہو جانے کا۔ اسی طرح عمل بھی کوئی چیز نہیں۔ بلکہ یہ نتیجہ ہوتا ہے قلب میں پیدا ہونیوالے ارادہ کا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک شخص اگر کسی کو مارتا ہے تو اسے ظالم کہا جاتا ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جس کی نیت مارنے کی نہیں ہوتی۔ اس سے اگر کسی کو صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ تو اسے ظالم نہیں کہا جاتا۔ بعض دفعہ غلطی سے ہڈی بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ مگر اسے کوئی ملامت نہیں کرتا۔ اور دوسرا اگر معمولی ٹھوکر بھی مارے تو اُسے ملامت کیجاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ فعل کے نتیجہ کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ نیت دیکھی جاتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :-

### الاعمال بالنیات

کہ جیسی انسان کی نیت ہوتی ہے۔ ویسی ہی کام کی حقیقت ہوتی ہے۔ لوگوں نے اس بات پر بحث کی ہے کہ اگر وضو کی نیت سے وضو نہ کیا جائے تو وضو ہو جائیگا یا نہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی نیت کرکے وضو نہ کریگا۔ تو اس کے ہاتھ مُنہ صاف ہی نہ ہونگے۔ اور جس فعل کی نیت نہ کی جائے اس کا کوئی نتیجہ ہی نہیں نکلیگا۔ نتیجہ تو نکلیگا۔ لیکن آگے نیت کے مطابق اس کا بدلہ ملیگا۔ پس نیتوں اور ارادوں کے ساتھ

### اعمال کا ثواب و عذاب

ملتا ہے۔ اور انہی کے ماتحت قدر ہوتی ہے یا بے قدری کی جاتی ہے۔

دُنیا میں بہت سے لوگ شادیاں کرتے ہیں۔ مگر ان کی نیت یہ نہیں ہوتی۔ کہ خدمت دین کے لئے شادی کریں۔ مگر اتفاقاً ایسا ہو جاتا ہے کہ بیوی نیک اور دیندار ملجاتی ہے یا میاں نیک اور متقی ہوتا ہے۔ اس سے ان کو فائدہ ہوگا۔ مگر اسلئے ثواب نہ ہوگا کہ دین کی خدمت کی نیت سے انہوں نے شادی کی۔ برخلاف اسکے ایک شخص اس نیت سے شادی کی کوشش کرتا ہے۔ مگر بیوی خراب ملجاتی ہے۔ تو اس کو ثواب ہوگا۔ پہلی صورت میں گو خاوند اچھا ہو یا بیوی اچھی ہو۔ اور ان کو دین کی خدمت کا موقع ملجائے۔ لیکن ان کا نکاح کرنا اچھا فعل نہ قرار دیا جائیگا۔ کیونکہ ان کی نیت نکاح سے خدمت دین کرنا نہ تھی۔ برخلاف اسکے جو شخص دین کی خدمت کی نیت سے شادی کی کوشش کرتا ہے۔ مگر بیوی خراب نکل آتی ہے۔ اس کو ثواب ہوگا۔ پہلی صورت میں گو خاوند اچھا ہو یا بیوی اچھی ہو۔ اور ان کو دین کی خدمت کا موقع بھی ملجائے تو بھی ان کا نکاح کرنا اچھا فعل نہ ہوگا۔ کیونکہ انکی نیت اچھی نہ تھی۔ اور دوسری صورت میں چونکہ نیت اچھی تھی۔ گو اسے کسی وجہ سے دھوکا لگ گیا۔ تو وہ

### ثواب کا مستحق

ہوگا کیونکہ الاعمال بالنیات۔ اسکی نیت نیک تھی تو اعمال کے نتائج نیت کے ماتحت آتے ہیں اور بہت سی نیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انکے نیک نتائج نکل آتے ہیں۔ کیونکہ نیت کا بھی بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ میں نے مسمریزم کے متعلق کتابیں پڑھی ہیں۔ اور خود عمل کرکے بھی دیکھا ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اچھا بھلا آدمی یہ کہنے سے کہ سو گیا۔ کس طرح سو جاتا ہے۔ مگر سوتا اسی وقت ہے۔ جبکہ عامل نیت کر لیتے ہیں کہ معمول سو گیا۔ اور یہ نیت کرکے جب اسپر توجہ ڈالتے ہیں تو وہ بھی وہی کچھ سوچنے لگجاتا ہے جو عامل سوچتا ہے۔ پس بعض باتیں ایسی مضبوط ہوتی ہیں کہ جسطرح چلنا چاہتی ہیں اسی طرح لڑائی

# تقویٰ کی نیت سے نکاح کرنا چاہیئے

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا فرمودہ خطبہ نکاح

۵ر جولائی ایک نکاح کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

### انسانی کوشش

تمام تر اس بات پر ہوتی ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے دنیا میں ادنیٰ سے ادنیٰ اور جاہل سے جاہل انسان کو بھی ہم جب دیکھتے ہیں تو وہ دن رات اسی کوشش میں نظر آتا ہے کہ اپنے مقصد اور مدعا میں کامیاب ہو جاوے بعض دفعہ اس کا مقصد نہایت ادنیٰ اور رذیل ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کا مقصد ہوتا ہے اسلئے اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اسمیں کامیاب ہو جاوے۔ بہت لوگ ایسے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں جو ان کی بھلائی کا موجب نہیں ہوتے بلکہ دکھ کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی عزت کا باعث نہیں ہوتے بلکہ ان کی رسوائی کا موجب ہوتے ہیں۔ ان کی ترقی کا ذریعہ نہیں ہوتے بلکہ ان کو تحت الثریٰ میں گرا دیتے ہیں۔ اور کوئی عقلمند اور دانا ان کو ان کے نقصان سمجھاتا اور باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر بارہا دیکھا گیا ہے کہ وہ شخص جو کسی ادنیٰ مقصد کو اختیار کئے ہوتا ہے سمجھانے والے کی باتوں سے متاثر بھی ہوتا ہے اور کہتا ہے جو آپ نے کہا میرے سر آنکھوں پر۔ مگر میں اسکو چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ میرا

### مقصد اور مدعا

ہے اسکو پورا کر لینے دیں۔ پھر احتیاط کروں گا۔ ایسا شخص اپنے نفس کو خوش کرنے یا دھوکہ دینے کے لئے کئی قسم کے بہانے تلاش کرتا ہے کبھی کہتا ہے اس کام کو اگر میں نے چھوڑ دیا۔ تو لوگ کیا کہیں گے۔ میرے ساتھی کیا کہیں گے۔ میں نے اس کے لئے اپنا وقت صرف کیا۔ روپیہ خرچ کیا۔ کیا میں اسے یونہی چھوڑ دوں۔ غرض کئی قسم کے بہانے بناتا ہے۔ اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں اسے چھوڑنے کے لئے تو تیار ہوں۔ مگر میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں حالانکہ وہ مجبوریاں نہیں ہوتیں۔ کیا اگر کوئی غلطی سے زہر خرید لائے۔ تو اس کو اس لئے کھا لیگا کہ دس بیس اسکے روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اسے جو بتائے گا۔ کہ یہ زہر ہے۔ مت کھانا۔ اس کا شکریہ ادا کرے گا۔ اور اسے روپیہ بطور انعام دیگا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جس امر کو اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑتا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ

### اسلام نے مقاصد پر زور دیا ہے

یہ نہیں کہا کہ یہ کرو۔ اور یہ کرو۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ مقصد رکھو۔ اور یہ مد نظر رکھو۔ کیونکہ جو کچھ کوئی انسان کرتا ہے مقصد کے ماتحت ہی کرتا ہے۔ دیکھو چوری فریب۔ دھوکہ۔ ظلم وغیرہ بذات خود کچھ نہیں۔ بلکہ نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس مقصد کا جو انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح روشنی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ نام ہے گیس کے خاص طور پر جلنے کا جس طرح بخار کچھ نہیں۔ بلکہ یہ نام ہے حرارت کے تیز ہو جانے کا۔ اسی طرح عمل بھی کوئی چیز نہیں۔ بلکہ یہ نتیجہ ہوتا ہے قلب میں پیدا ہونیوالے ارادہ کا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک شخص اگر کسی کو مارتا ہے تو اسے ظالم کہا جاتا ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جس کی نیت مارنے کی نہیں ہوتی۔ اس سے اگر کسی کو صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ تو اسے ظالم نہیں کہا جاتا۔ بعض دفعہ غلطی سے ہڈی بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ مگر اسے کوئی ملامت نہیں کرتا۔ اور دوسرا اگر معمولی ٹھوکر بھی مارے تو اسے ملامت کیجاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ فعل کے نتیجہ کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ نیت دیکھی جاتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :-

### الاعمال بالنیات

کہ جیسی انسان کی نیت ہوتی ہے۔ ویسی ہی کام کی حقیقت ہوتی ہے۔ لوگوں نے اس بات پر بحث کی ہے کہ اگر وضو کی نیت سے وضو نہ کیا جائے تو وضو ہو جائیگا یا نہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی نیت کر کے وضو نہ کریگا۔ تو اس کے ہاتھ منہ صاف بھی نہ ہوں گے۔ اور جس فعل کی نیت نہ کی جائے اس کا کوئی نتیجہ ہی نہیں نکلیگا۔ نتیجہ تو نکلیگا۔ لیکن آگے نیت کے مطابق اس کا بدلہ ملیگا۔ پس نیتوں اور ارادوں کے ساتھ

### اعمال کا ثواب و عذاب

ملتا ہے۔ اور انہی کے ماتحت قدر ہوتی ہے یا بے قدری کی جاتی ہے۔

دنیا میں بہت سے لوگ شادیاں کرتے ہیں۔ مگر ان کی نیت یہ نہیں ہوتی۔ کہ خدمت دین کے لئے شادی کریں۔ مگر اتفاقاً ایسا ہو جاتا ہے کہ بیوی نیک اور دیندار مل جاتی ہے۔ یا میاں نیک اور متقی ہوتا ہے۔ اس سے ان کو فائدہ ہوگا۔ مگر ایسے ثواب ہوگا کہ دین کی خدمت کی نیت سے انہوں نے شادی کی۔ برخلاف اسکے ایک شخص اس نیت سے شادی کی کوشش کرتا ہے مگر بیوی خراب مل جاتی ہے۔ تو اس کو ثواب ہوگا۔ پہلی صورت میں گو خاوند اچھا ہو۔ یا بیوی اچھی ہو۔ اور ان کو دین کی خدمت کا موقع مل جائے۔ لیکن ان کا نکاح کرنا اچھا فعل نہ قرار دیا جائیگا۔ کیونکہ ان کی نیت نکاح سے خدمت دین کرنا نہ تھی۔ برخلاف اسکے جو شخص دین کی خدمت کی نیت سے شادی کی کوشش کرتا ہے۔ مگر بیوی خراب نکل آتی ہے۔ اس کو ثواب ہوگا۔ پہلی صورت میں گو خاوند اچھا ہو یا بیوی اچھی ہو۔ اور ان کو دین کی خدمت کا موقع بھی مل جائے تو بھی ان کا نکاح کرنا اچھا فعل متصور نہ ہوگا۔ کیونکہ انکی نیت اچھی نہ تھی۔ اور دوسری صورت میں چونکہ نیت اچھی تھی۔ گو اسے کسی وجہ سے دھوکا لگ گیا۔ تو وہ

### ثواب کا مستحق

ہوگا کیونکہ الاعمال بالنیات۔ اسکی نیت نیک تھی۔ تو اعمال نتائج نیت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور بہت سی نیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انکے نیک نتائج نکل آتے ہیں۔ کیونکہ نیت کا بھی بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ میں نے مسمریزم کے متعلق کتابیں پڑھی ہیں۔ اور خود عمل کر کے بھی دیکھا ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اچھا بھلا آدمی یہ کہنے سے کہ سو گیا۔ کس طرح سو جاتا ہے۔ مگر سوتا اسی وقت ہے۔ جبکہ عامل نیت کر لیتے ہیں کہ معمول سو گیا۔ اور یہ نیت کر کے جب اسپر توجہ ڈالتے ہیں تو وہ بھی وہی کچھ سوچنے لگ جاتا ہے جو عامل سوچتا ہے۔ پس بعض باتیں ایسی مضبوط ہوتی ہیں کہ جسطرح [illegible]

اگر شادی کرنے والا یہ نیت کرلے کہ نیک بیوی کرنی ہے تو اگر بد بیوی بھی ہوگی - تو نیک ہو جائیگی - یا بد خاوند ہوگا - تو نیک ہو جائے گا - اور اگر ان میں یہ تغیر بھی نہ ہوگا - تو بھی شادی کرنے کے فعل سے ان کو ثواب ضرور ہوگا - پھر جس طرح باطن کا اثر ظاہر پر ہوتا ہے - اسی طرح اگر باطن کی اصلاح کرلی جائے - یعنی نیت نیک اور درست کرلی جائے - تو ظاہر بھی درست ہو جاتا ہے - کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں - جو باطل خیال پر ہوتے ہیں - لیکن جب وہ اپنے خیال کی اصلاح کرلیتے ہیں - تو ظاہر میں بھی نیک ہو جاتے ہیں - حضرت مسیح موعود سناتے - ایک شخص نے خیال کیا کہ ایسا طریق اختیار کروں کہ لوگ بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھیں - اس نیت سے اس نے عبادت کرنی شروع کی - لیکن جب باہر نکلے تو لوگ یہی کہیں - کہ یہ بڑا مکار ہے - اسی طرح جب کچھ عرصہ رہا - اور اسے کامیابی نہ ہوئی - تو اس نے کہا آؤ اپنا خیال ہی درست کروں - اور

### خدا کے لئے عبادت

کروں - ادھر اس نے یہ نیت کی ادھر ایسے سامان ہوگئے کہ جن سے اس کی یہ نیت مستقل ہو جائے - اب اس میں سادگی اور نورانیت آگئی ہوگی - جب وہ باہر نکلا - تو بچے بھی کہنے لگے یہ بڑا بزرگ اور پرہیزگار ہے -

اسی طرح حضرت خلیفہ اول سناتے - ایک شخص کی اس طرح اصلاح ہوئی - کہ اس کا ایک دوست تھا اس کو ساتھ لیکر وہ پیر بن گیا - جہاں جاتے اس کا ساتھی اس کی کرامتیں سنانے لگے - اور لوگ نذریں لائیں ایک دن شام کو دن کی آمدنی دیکھکر اپنے اس پاکھنڈ پر ہنس رہے تھے کہ اس وقت اسے خیال آیا -

### خدا سے جھوٹا تعلق

بنانے پر اس قدر فائدہ ہو رہا ہے - اگر سچا تعلق ہو - تو کس قدر ہوگا - یہ خیال آتے ہی اس کی حالت بدل گئی اور اس کی اصلاح ہوگئی - تو بعض دفعہ انسان بناوٹی طور پر نیت نیک بناتا ہے - مگر اس کی اصلاح ہو جاتی ہے - شریعت اسلامیہ نے نکاح جو رکھا ہے - اس میں بھی یہی حکم دیا ہے - کہ نیت نیک کرو - اس کے لئے اگر کوئی بناوٹی طور پر بھی نیت نیک کرلے - تو وہ حقیقت کا رنگ اختیار کرلے گی - ہماری شریعت نے یہ حکم دیا ہے - کہ

### نکاح کرتے وقت تقوے مدنظر رکھو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کوئی حسن کے لئے شادی کرتا ہے - کوئی مال کے لئے - کوئی ذات کے لئے - مگر اے مومن تو دیندار عورت تلاش کر - اب دیکھو یہ ضروری نہیں کہ جو دیندار عورت ہو وہ حسین نہ ہو - یا مالدار نہ ہو - یا اعلیٰ خاندان کی نہ ہو - ہو سکتا ہے - ایک عورت دیندار بھی ہو - اور مالدار بھی ہو - یا دیندار بھی ہو - اور حسین بھی ہو یا دیندار بھی ہو - اور اعلیٰ ذات والی بھی ہو - اور یہ سب باتیں بھی ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں - اگر شادی کرنے والا تقوے کی نیت کرلے - تو اس کی وہ غرض بھی پوری ہو جائیگی - جو چاہتا ہے - اور نیت کا ثواب بھی مل جائیگا - مثلاً کوئی کہے - شہوانی قوت کے لئے شادی کرنا چاہتا ہوں - لیکن اگر وہ یہ نیت کرلے - کہ دیندار بیوی کرونگا - تو بھی اس کی شہوانی قوت پوری ہو سکے گی - شریعت نے ایسے شخص کو جو نکاح نہ کرے بطال قرار دیا ہے - اگر شریعت میں نکاح کا حکم نہ ہوتا تو کہا جاتا - کہ شہوانی ضرورت کے پورا ہونے کا کوئی سامان نہیں کیا گیا - لیکن جب

### شریعت نے نکاح ضروری قرار دیا ہے

تو پھر نیت کی اصلاح میں کیا حرج ہو سکتا ہے - اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں - گھر کی حفاظت یا کھانا پکانے اور بچوں کی پرورش کے لئے شادی کرنا چاہتا ہوں - لیکن اگر وہ دین کی نیت کرلے - تو کیا اس کی بیوی مال کی حفاظت نہ کریگی - کھانا نہ پکائیگی بچوں کی پرورش نہ کریگی - نیت نیک کرلینا تو دراصل

### مفت کرم داشتن

والی بات ہے - بلکہ مفت میں خدا کے فضل کا جاذب بننا - اور ثواب کا مستحق ہونا ہے - کیونکہ اس نیت سے کی ہوئی شادی شہوانی قوا بھی پورے کرے گی مال کی حفاظت بھی ہوگی - بچوں کی پرورش بھی ہوگی غرض جو کچھ بیوی کرتی ہے - وہ بھی کریگی - مگر زائد یہ ہوگا - کہ ثواب بھی حاصل ہو جائیگا - اور جو نیت نیک کرلیگا - خدا اسکی نیت کو بھی پورا کر دیگا - اور اس مقصد کے پورا ہونے میں برکت دیگا -

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو نکاح کرتے وقت یہ بات یاد رکھنی چاہئے - اور اپنی نیت کو نیک بنانا چاہئے تاکہ اس کے نیک نتائج مرتب ہوں ٭

---

## لاہوری دوست اور لفظ "خطاب"

---

جب کبھی لاہوری غیر مبایع دوستوں کے سامنے حقیقۃ الوحی کی وہ زبردست عبارت پیش کی جاتی ہے جہاں حضرت صاحب اپنے تئیں نبی ٹھہراتے ہوئے فرماتے ہیں - کہ

"بعد میں جو خدا تعالے کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی - اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا - اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" صفحہ ۱۵۰

اور بتایا جاتا ہے کہ دیکھو کیا وضاحت کے ساتھ حضرت صاحب اپنے تئیں نبی فرماتے ہیں - تو غیر مبایع یہ جواب دیتے ہیں - کہ حضرت صاحب کو صرف نبی کا خطاب دیا گیا ہے - نہ کہ نبی بنایا گیا ہے - ان لوگوں کے نزدیک خدا کا کسی کو کوئی خطاب دینا - گویا کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور گویا حضرت صاحب کو صرف نبی کا خطاب دیا گیا ہے در حقیقت آپ نبی نہ تھے - میں اس کے متعلق صرف حضرت صاحب کی ایک عبارت پیش کرکے پوچھتا ہوں - کہ یہاں خطاب کے معنے کیا ہیں - ؟ حضرت صاحب فرماتے ہیں

"جب سے خدا نے مجھے مہدی موعود اور مسیح موعود کا خطاب دیا ہے" دیکھو چشمہ معرفت ٹائیٹل پیج اول سطر

اب بتاؤ حضرت مسیح موعود واقع میں مسیح موعود اور مہدی ہیں - یا ہم کسی اور کی راہ دیکھیں - کیونکہ آپ لوگوں کے نزدیک خطاب تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا

خاکسار محمد اسحٰق محلہ خوجیاں گجرات پنجاب

اگر شادی کرنے والا یہ نیت کرے کہ نیک بیوی کرنی ہے تو اگر بد بیوی بھی ہوگی۔ تو نیک ہو جائیگی۔ یا بد خاوند ہوگا۔ تو نیک ہو جائے گا۔ اور اگر ان میں یہ تغیر بھی نہ ہوگا۔ تو بھی شادی کرنے کے فعل سے ان کو ثواب ضرور ہوگا۔ پھر جس طرح باطن کا اثر ظاہر پر ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر باطن کی اصلاح کر لی جائے۔ یعنی نیت نیک اور درست کر لی جائے۔ تو ظاہر بھی درست ہو جاتا ہے۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو باطل خیال پر ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ اپنے خیال کی اصلاح کر لیتے ہیں۔ تو ظاہر میں بھی نیک ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود سناتے۔ ایک شخص نے خیال کیا کہ ایسا طریق اختیار کروں کہ لوگ بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھیں۔ اس نیت سے اس نے عبادت کرنی شروع کی۔ لیکن جب باہر نکلے تو لوگ یہی کہیں۔ کہ یہ بڑا مکار ہے۔ اسی طرح جب کچھ عرصہ رہا۔ اور اسے کامیابی نہ ہوئی۔ تو اس نے کہا آؤ اپنا خیال ہی درست کروں۔ اور

## خدا کے لئے عبادت

کروں۔ ادھر اس نے یہ نیت کی ادھر ایسے سامان ہو گئے کہ جن سے اس کی یہ نیت مستقل ہو جائے۔ اسے ایسی سادگی اور نورانیت آگئی ہوگی۔ جب وہ باہر نکلا۔ تو بچے بھی کہنے لگے یہ بڑا بزرگ اور پرہیزگار ہے۔

اسی طرح حضرت خلیفہ اول سناتے۔ ایک شخص کی اس طرح اصلاح ہوئی۔ کہ اس کا ایک دوست تھا اس کو ساتھ لیکر وہ پیر بن گیا۔ جہاں جاتے اس کا ساتھی اس کی کرامتیں سنانے لگے۔ اور لوگ نذریں لائیں ایک دن شام کو دن کی آمدنی دیکھکر اپنے اس پاکھنڈ پر ہنس رہے تھے کہ اس وقت اسے خیال آیا۔

## خدا سے جھوٹا تعلق

بنانے پر اس قدر فائدہ ہو رہا ہے۔ اگر سچا تعلق ہو تو کس قدر ہوگا۔ یہ خیال آتے ہی اس کی حالت بدل گئی اور اس کی اصلاح ہو گئی۔ تو بعض دفعہ انسان بناوٹی طور پر نیت نیک بناتا ہے۔ مگر اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ شریعت اسلامیہ نے نکاح جو رکھا ہے۔ اس میں حکم دیا ہے۔ کہ نیت نیک کرو۔ اس کے لئے اگر کوئی بناوٹی طور پر بھی نیت نیک کرے۔ تو وہ حقیقت کا رنگ اختیار کرے گی۔ ہماری شریعت نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ

## نکاح کرتے وقت تقویٰ مد نظر رکھو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی حسن کے لئے شادی کرتا ہے۔ کوئی مال کے لئے۔ کوئی ذات کے لئے۔ مگر اے مومن تو دیندار عورت تلاش کر۔ اب دیکھو یہ ضروری نہیں کہ جو دیندار عورت ہو وہ حسین نہ ہو۔ یا مالدار نہ ہو۔ یا اعلیٰ خاندان کی نہ ہو۔ ہو سکتا ہے۔ ایک عورت دیندار بھی ہو۔ اور مالدار بھی ہو۔ یا دیندار بھی ہو۔ اور حسین بھی ہو یا دیندار بھی ہو۔ اور اعلیٰ ذات والی بھی ہو۔ اور یہ سب باتیں بھی ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں۔ اگر شادی کرنے والا تقویٰ کی نیت کرے۔ تو اس کی وہ غرض بھی پوری ہو جائیگی۔ جو چاہتا ہے۔ اور نیت کا ثواب بھی مل جائیگا۔ مثلاً کوئی کہے۔ شہوانی قوت کے لئے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر وہ یہ نیت کرلے۔ کہ دیندار بیوی کرونگا۔ تو بھی اس کی شہوانی قوت پوری ہو سکے گی۔ شریعت نے ایسے شخص کو جو نکاح نہ کرے بطال قرار دیا ہے۔ اگر شریعت میں نکاح کا حکم نہ ہوتا تو کہا جاتا۔ کہ شہوانی ضرورت کے پورا ہونے کا کوئی سامان نہیں کیا گیا۔ لیکن جب

## شریعت نے نکاح ضروری قرار دیا ہے

تو پھر نیت کی اصلاح میں کیا حرج ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں۔ گھر کی حفاظت یا کھانا پکانے اور بچوں کی پرورش کے لئے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر وہ دین کی نیت کرلے۔ تو کیا اس کی بیوی مال کی حفاظت نہ کریگی۔ کھانا نہ پکائیگی بچوں کی پرورش نہ کریگی۔ نیت نیک کر لینا تو دراصل

## مفت کرم داشتن

والی بات ہے۔ سعد صفت میں خدا کے فضل کا جاذب بننا۔ اور ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نیت سے کی ہوئی شادی شہوانی قوا بھی پورے کرے گی مال کی حفاظت بھی ہوگی۔ بچوں کی پرورش بھی ہوگی غرض جو کچھ بیوی کرتی ہے۔ وہ بھی کریگی۔ مگر زائد یہ ہوگا۔ کہ ثواب بھی حاصل ہو جائیگا۔ اور جو نیت نیک کریگا۔ خدا اسکی نیت کو بھی پورا کر دیگا۔ اور اس مقصد کے پورا ہونے میں برکت دیگا۔

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو نکاح کرتے وقت یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ اور اپنی نیت کو نیک بنانا چاہئے تاکہ اس کے نیک نتائج مرتب ہوں ✤

---

# لاہوری دوست اور لفظ "خطاب"

---

جب کبھی لاہوری غیر مبائع دوستوں کے سامنے حقیقۃ الوحی کی وہ زبردست عبارت پیش کی جاتی ہے جہاں حضرت صاحب اپنے تئیں نبی ٹھہراتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

"بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" صفحہ ۱۵۰

اور بتایا جاتا ہے کہ دیکھو کیا وضاحت کے ساتھ حضرت صاحب اپنے تئیں نبی فرماتے ہیں۔ تو غیر مبائع یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کو صرف نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ نہ کہ نبی بنایا گیا ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک خدا کا کسی کو کوئی خطاب دینا۔ گویا کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور گویا حضرت صاحب کو صرف نبی کا خطاب دیا گیا ہے در حقیقت آپ نبی نہ تھے۔ میں اس کے متعلق صرف حضرت صاحب کی ایک عبارت پیش کرکے پوچھتا ہوں۔ کہ یہاں خطاب کے معنے کیا ہیں۔؟ حضرت صاحب فرماتے ہیں

"جب سے خدا نے مجھے مہدی موعود اور مسیح موعود کا خطاب دیا ہے۔" دیکھو چشمہ معرفت ٹائٹل پیج اول سطر اول

اب بتاؤ۔ حضرت مسیح موعود واقع میں مسیح موعود اور مہدی ہیں۔ یا ہم کسی اور کی راہ دیکھیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کے نزدیک خطاب تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا

خاکسار محمد اسحٰق محلہ خوجیاں گجرات پنجاب

# احمدی مبلغین علاقہ ارتداد کو مولوی صاحبان کس طرح تنگ کر رہے ہیں

افسوس کہ مولوی صاحبان نے مبلغین جماعت احمدیہ کے خلاف جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ روز بروز زیادہ شرمناک ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال میں چند مقامات سے جو حالات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ علماء اپنی انتہائی کوشش ہمارے مبلغین کو ان دیہات سے نکالنے میں صرف کر رہے ہیں۔ جہاں وہ عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ اس صورت میں سوائے اس کے کیا کیا جا سکتا ہے کہ یا تو ہم بھی اپنے مبلغوں کو مقابلہ کی اجازت دے دیں۔ یا ان جگہوں سے واپس بلا لیں۔ حیرت ہے۔ جن مقامات پر ابھی تک کوئی مبلغ نہیں پہنچا۔ اور وہ خالی پڑے ہیں۔ وہاں جانے کا تو مولوی صاحبان نام نہیں لیتے۔ اور جہاں جہاں ہمارے آدمی کئی ماہ سے کام کر رہے ہیں۔ وہاں پہنچکر فتنہ انگیزی کر رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی غرض ملکانوں کو ارتداد سے بچانا نہیں۔ بلکہ اپنی نفسانیت کا غلام بن کر انہیں ارتداد کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ کاش! یہ لوگ خوف خدا سے کام لیں اور اپنے اخلاق و عادات۔ اعمال و افعال کی اصلاح کریں کہ ارتداد کا فتنہ انہی کی بداعمالیوں اور خلاف اسلام حرکات کا نتیجہ ہے۔

ذیل میں چند تازہ واقعات درج کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحبان فتنہ ارتداد کا مقابلہ کرنے کی بجائے کس شغل میں مشغول ہیں اور احمدی مبلغین کو تنگ کر کے دیہات چھوڑنے پر کس طرح مجبور کر رہے ہیں + صالح نگر ضلع آگرہ جہاں شروع سے احمدی مبلغ کام کر رہے ہیں وہاں کے متعلق ہمارے مبلغ لکھتے ہیں:-

(۱)

جب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مولوی محمد لطیف صاحب یہاں پہنچے۔ تو انہوں نے اس گاؤں کے لوگوں میں مذہب کی روح پھونک دی۔ اور بہت سے آدمی نمازی بنا دئے۔ یہاں انہوں نے لڑکوں کو بھی تعلیم دینی شروع کی۔ اور پندرہ سولہ لڑکے بتدریج پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے لگے۔ جنمیں سے اکثر کو انہوں نے نماز اور ایمان کی صفات اور اذان اچھی طرح سے یاد کرا دی۔ اور دو تو اسوقت قرآن شریف بھی ماشاء اللہ پڑھ رہے ہیں۔ باقی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ مگر اس عرصہ میں مولوی آتے رہے۔ اور ایک دو دن قیام کر کے واپس چلے جاتے رہے۔ آخر بعضوں نے گاؤں کے چند آدمی اپنے خیال کے بنا کر کہا کہ ہم یہاں علیحدہ سکول قائم کرنے کو تیار ہیں۔ احمدی چونکہ کافر ہیں۔ یہ تمہیں اور تمہارے لڑکوں کو کافر بنا دینگے اسلئے تم ہمیں امداد دو۔ اور ۲۶ یا ۲۷ جون کو امام دین نام مولوی جو اپنے آپ کو انسپکٹر آف سکولز بتاتا ہے اپنے ہمراہ ایک بوڑھے استاد کو لیکر جس کا نام دوست محمد ہے۔ بمعہ چند قاعدوں اور تختیوں کے یہاں پہنچ گیا اور مین مسجد کے سامنے تکیہ میں جہاں اس سے پہلے مولوی محمد لطیف صاحب دوپہر کو بلکہ دن بھر بسبب سایہ دار جگہ ہونے کے لڑکے پڑھایا کرتے تھے۔ رہایش اختیار کی۔ اور ادھر ادھر جا کر گاؤں کے لوگوں کو بہکانے لگے کہ تمام لڑکوں کو ہمارے ہاں پڑھائی کے لئے بھیجدو۔ اس گاؤں میں پیشتر سے ایک سرکاری سکول ہندی کا پرائمری تک موجود ہے۔ کچھ لڑکے تو وہاں پڑھتے ہیں۔ باقی لڑکے ہمارے ہاں پڑھتے تھے۔ اور لڑکے کہاں تھے جو انہیں ملتے۔ اسوجہ سے ہمارے لڑکوں میں سے کچھ انہوں نے بہکا لئے۔

ان مولویوں نے یہاں گاؤں میں آکر ایسا جال پھیلایا کہ بعض بعض کو احمدیوں کا بڑا دشمن بنا دیا۔ جس سے گاؤں میں ابتری پھیل گئی۔ اس سے پیشتر گاؤں میں پچیس تیس آدمی نماز پڑھنے کے واسطے آجایا کرتے تھے۔ مگر ان لوگوں کے فتور ڈالدینے سے صرف تین چار آدمی رہ گئے۔ باقی نماز بھی چھوڑ بیٹھے۔ بعض کو یہ خیال ہو رہا ہے کہ کیوں نہ شدھ ہی ہو جاویں۔ محمد ثناء اللہ نظامی احمدی

(۲)

نگلہ گھسو ضلع ایٹہ سے ہمارے مبلغ صاحب لکھتے ہیں:-

۱۰ جولائی۔ نو دس بجے کے قریب مولوی سرور حسین دیوبندی ایک اور مولوی کو ساتھ لیکر اس گاؤں میں آیا۔ دوسرے مولوی کا نام مہدی حسن ہے۔ ان سے بات چیت ہوتی رہی۔ باتوں باتوں میں کئی دفعہ اس نے کہا۔ میں نے لوہاری کے جلسہ میں بھی کہا تھا۔ اور اب بھی کہتا ہوں کہ ان تمام لوگوں کے سامنے ہم سے بحث کرو۔ اور فیصلہ کر لو۔ میں نے اُسے بار بار جواب دیا کہ ہم بحث کے لئے اسوقت تک تیار نہیں۔ جب تک اجازت نہ ہو۔ آپ لکھ دیں کہ ہم بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم اجازت منگوا لینگے۔ کہنے لگا کہ تحریر کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا یہ ضرورت ہے۔ کہ آپ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ اختلاف کی طرح احمدی ڈالتے ہیں۔ ہم ان کو بتا سکینگے کہ اسکے اصل بانی اور بحث کے خواہشمند آپ کے ہی مبلغین ہیں۔ پھر وہ کہنے لگا۔ لوہاری کے لوگ شک میں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ فیصلہ ہو۔ میں نے کہا کہ اول تو لوہاری کے کسی آدمی نے ہمیں کہا نہیں آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ دوسرے شک بھی آپ ہی لوگوں کی برکت سے ہے۔ جب تک آپ نہیں آئے تھے۔ کسی کو کوئی شک نہیں تھا۔

وہ بار بار بحث شروع کرنے کی کوشش کرتا کبھی وہ حضرت صاحب کے ساتھ مولوی ثناء اللہ کے مباہلہ پر بات شروع کرنا چاہتا۔ کبھی کہتا۔ آپ لوگ حضرت مسیح کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ کبھی کہتا۔ تم مرزا صاحب کو نبی کہتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ صرف تحریر لکھ دیں۔ پھر اسکو میں نرمی سے سمجھاتا رہا۔ کہ یہ اتحاد سے کام کرنے کا وقت ہے۔ خواہ کوئی کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اُسے آپ کام کرنے دیں۔ ورنہ اس سے تو بہتر ہے کہ یہ لوگ آریہ ہو جاویں اور حضرت نبی کریمؐ کے دشمن ہو جائیں۔ میں نے اسے کہا کہ آپ لوگوں نے بہت برا طریق اختیار کیا ہے۔ کہ جہاں ہمارے آدمی مقیم ہوتے ہیں۔ وہاں ہی آپ ہم کو نکال کر رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اب آپ اس گاؤں میں گھوم رہے ہیں۔ کہنے لگا یہاں تو میں صرف گذر ہی جاتا تھا۔ ہوتے رستے میں ٹھہر گیا تھا

# احمدی مبلغین علاقہ ارتداد کو مولوی صاحبان کس طرح تنگ کر رہے ہیں

افسوس کہ مولوی صاحبان نے مبلغین جماعت احمدیہ کے خلاف جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ روز بروز زیادہ شرمناک ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال میں چند مقامات سے جو حالات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ علماء اپنی انتہائی کوشش ہمارے مبلغین کو ان دیہات سے نکالنے میں صرف کر رہے ہیں۔ جہاں وہ عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ اس صورت میں سوائے اس کے کیا کیا جا سکتا ہے کہ یا تو ہم بھی اپنے مبلغوں کو مقابلہ کی اجازت دے دیں۔ یا ان جگہوں سے واپس بلا لیا جائے۔ حیرت ہے۔ جن مقامات پر ابھی تک کوئی مبلغ نہیں پہنچا۔ اور وہ خالی پڑے ہیں۔ وہاں جانے کا تو مولوی صاحبان نام نہیں لیتے۔ اور جہاں جہاں ہمارے آدمی کئی ماہ سے کام کر رہے ہیں۔ وہاں پہنچکر فتنہ انگیزی کر رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی غرض ملکانوں کو ارتداد سے بچانا نہیں۔ بلکہ اپنی نفسانیت کا غلام بن کر انہیں ارتداد کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ کاش! یہ لوگ خوف خدا سے کام لیں اور اپنے اخلاق و عادات۔ اعمال و افعال کی اصلاح کریں کہ ارتداد کا فتنہ انہی کی بد اعمالیوں اور حقانیت اسلام سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔

ذیل میں چند تازہ واقعات درج کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحبان فتنہ ارتداد کا مقابلہ کرنے کی بجائے کس شغل میں مشغول ہیں۔ اور احمدی مبلغین کو تنگ کر کے دیہات چھوڑنے پر کس طرح مجبور کر رہے ہیں۔ صالح نگر ضلع آگرہ جہاں شیخ ... احمدی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ وہاں کے متعلق ہمارے مبلغ لکھتے ہیں:

(۱)

جب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مولوی محمد لطیف صاحب یہاں پہنچے۔ تو انھوں نے سخت ... کے لوگوں میں جوش مذہب کی روح پھونک دی۔ اور بہت سے آدمی نمازی بنا دئے۔ یہاں انہوں نے لڑکوں کو بھی تعلیم دینی شروع کی۔ اور پندرہ سولہ لڑکے تندہی سے پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے لگے۔ جنمیں سے اکثر کو انہوں نے نماز اور ایمان کی صفات اور اذان اچھی طرح سے یاد کرا دی۔ اور دو تو اسوقت قرآن شریف بھی ماشاء اللہ پڑھ رہے ہیں۔ باقی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ مگر اس عرصہ میں مولوی آتے رہے۔ اور ایک دو دن قیام کر کے واپس چلے جاتے رہے۔ آخر ش انھوں نے گاؤں کے چند آدمی اپنے خیال کے بنا کر انکو کہا کہ ہم یہاں علیحدہ سکول قائم کرنے کو تیار ہیں احمدی چونکہ کافر ہیں۔ یہ تمہیں اور تمہارے لڑکوں کو کافر بنا دینگے اسلئے تم ہمیں امداد دو۔ اور ۲۶ یا ۲۷ جون کو امام دین نام مولوی جو اپنے آپ کو انسپکٹر آف سکولز بتاتا ہے اپنے ہمراہ ایک بوڑھے استاد کو جسکا نام دوست محمد ہے۔ بمعہ چند قاعدوں اور تختیوں کے یہاں پہنچ گیا اور عین مسجد کے سامنے تکیہ میں جہاں اس سے پہلے مولوی محمد لطیف صاحب دوپہر کو بلکہ دن بھر بسبب سایہ دار جگہ ہونے کے لڑکے پڑھایا کرتے تھے۔ رہائش اختیار کی۔ اور اُدھر جا کر گاؤں کے لوگوں کو بہکانے لگے کہ تمام لڑکوں کو ہمارے ہاں پڑھائی کے لئے بھیجو۔ اس گاؤں میں پیشتر سے ایک سرکاری سکول ہندی کی پرائمری تک موجود ہے۔ کچھ لڑکے تو وہاں پڑھتے ہیں۔ باقی لڑکے ہمارے ہاں پڑھتے تھے۔ اور لڑکے کہاں تھے جو انہیں ملتے اسوجہ سے ہمارے لڑکوں میں سے کچھ انہوں نے بٹھا لئے۔

ان مولویوں نے یہاں گاؤں میں آ کر ایسا جال پھیلایا کہ بعض بعض کو احمدیوں کا بڑا دشمن بنا دیا۔ جس سے گاؤں میں ابتری پھیل گئی۔ اس سے پیشتر گاؤں کے پچیس تیس آدمی نماز پڑھنے کے واسطے آ جایا کرتے تھے۔ مگر ان لوگوں کے فتور ڈالدینے سے صرف تین چار آدمی رہ گئے۔ باقی نماز کو بھی چھوڑ بیٹھے۔ بعض کو یہ خیال ہو رہا ہے کہ کہیں نہ شدھ ہی ہو جاویں۔ محمد ثناء اللہ نظامی احمدی

(۲)

نگلہ گھنو ضلع ایٹہ سے ہمارے مبلغ صاحب لکھتے ہیں:

۱۰ جولائی۔ نو دس بجے کے قریب مولوی سرور حسین دیوبندی ایک اور مولوی کو ساتھ لیکر اس گاؤں میں آیا۔ دوسرے مولوی کا نام مہدی حسن ہے۔ ان سے بات چیت ہوتی رہی۔ باتوں باتوں میں کئی دفعہ اس نے کہا۔ میں نے نوہاری کے جلسہ میں بھی کہا تھا۔ اور اب بھی کہتا ہوں کہ ان تمام لوگوں کے سامنے ہم سے بحث کر لو اور فیصلہ کر لو۔ میں نے اُسے بار بار جواب دیا کہ ہم بحث کے لئے اسوقت تک تیار نہیں۔ جب تک اجازت نہ ہو۔ آپ لکھ دیں کہ ہم بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم اجازت منگا لینگے۔ کہنے لگا کہ تحریر کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا یہ ضرورت ہے۔ کہ آپ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ اختلاف کی طرح احمدی ڈالتے ہیں۔ ہم ان کو بتا سکینگے کہ اسکے اصل بانی اور بحث کے خواہشمند آپ کے ہی مبلغین ہیں۔ پھر وہ کہنے لگا۔ نوہاری کے لوگ شک میں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ فیصلہ ہو۔ میں نے کہا کہ اول تو نوہاری کے کسی آدمی نے ہمیں کہا نہیں آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ دوسرے شک بھی آپ ہی لوگوں کی برکت سے ہے۔ جب تک آپ نہیں آئے تھے۔ کسی کو کوئی شک نہیں تھا۔

وہ بار بار بحث شروع کرنے کی کوشش کرتا کبھی وہ حضرت صاحب کے ساتھ مولوی ثناء اللہ کے مباہلہ پر بات شروع کرنا چاہتا۔ کبھی کہتا۔ آپ لوگ حضرت مسیح کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ کبھی کہتا۔ تم مرزا صاحب کو نبی کہتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ صرف تحریر لکھ دیں۔ پھر اسکو میں نرمی سے سمجھاتا رہا۔ کہ یہ اتحاد سے کام کرنے کا وقت ہے۔ خواہ کوئی کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اُسے آپ کام کرنے دیں۔ ورنہ اس سے تو بہتر ہے کہ یہ لوگ آریہ ہو جاویں۔ اور حضرت نبی کریمؐ کے دشمن ہو جائیں۔ میں نے اسے کہا کہ آپ لوگوں نے بہت بُرا طریق اختیار کیا ہے۔ کہ جہاں ہمارے آدمی مقیم ہوتے ہیں وہاں ہی آپ ہم کو نکالکر رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اب آپ اس گاؤں میں گھوم رہے ہیں۔ کہنے لگا۔ یہاں تو میں صرف گذرتے ہوئے رستہ میں ...

میں نے بتایا کہ لوہاری میں ہمارا آدمی پہلے سے مقیم تھا۔ مگر آپ نے وہاں دو آدمی بھیجدئے۔ جو بیفائدہ وہاں پڑے ہوئے ہیں۔ کہنے لگا نہ گاؤں کے لوگوں نے ہمیں بلایا تھا۔ میں نے کہا۔ اگر بالفرض یہی بات تھی تو آپ کہہ سکتے تھے۔ کہ یہاں پہلے آدمی مقیم ہے۔ ہم یہاں نہیں آئینگے۔ ہم پہلے اس گاؤں میں جائینگے۔ جہاں ابھی تک کوئی آدمی نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ اگر تم چاہو تو میں کئی گاؤں کے نام اسی علاقہ میں بتا سکتا ہوں۔ جہاں کوئی آدمی نہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر وہ بجو خان صاحب کو جو کہ اس گاؤں کے نمبردار اور ذی اثر آدمی ہیں الگ لے گئے۔ اور کہنے لگے۔ یہ لوگ بغیر دین کے ہیں۔ سب کو گمراہ کر رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ تم ان کو نکال دو۔ اور اس کی بجائے ہمارے مولوی صاحب (مہدی حسن جو کہ اسکے ساتھ تھا) یہاں کام کرینگے۔ بجو خان صاحب نے کہا۔ کہ جان محمد خان اور نصیر الدین خان سے پوچھ لیں۔ نصیر الدین خان صاحب نے کہا۔ ان لوگوں میں کونسا نقص ہے۔ یا وہ ہم پر کیا بوجھ ڈالتے ہیں کہ ہم ان کو نکالکر آپ کو رکھ لیں۔ وہ ہماری کسی ضرورت کو پورا نہیں کرتے۔ جو تم کرو گے۔ جب تک آدمی یہاں مقیم ہے۔ ہم آپ کو نہیں رکھ سکتے۔ اس دن اپنی کوشش کو ناکام ہوتے دیکھ کر وہ تھوڑی دیر کے بعد بجائے گڑہی کے جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ واپس لوہاری چلے گئے۔

لوہاری میں پانچ چھ مولوی اسوقت ہیں۔ اور لوگوں کو ہم سے بدظن کرکے ہم کو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

خاکسار: محمد یعقوب پٹیالوی۔ موضع نگلہ گھنو ضلع ایٹہ

(۲)

بھوپت پور ضلع ایٹہ کے احمدی مبلغ صاحب لکھتے ہیں دیوبندی مولوی کونڈے والے لوگوں کو ساتھ لیکر یہاں کے لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں۔ اور لڑکے پڑھانے سے منع کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو بائیکاٹ کی دھمکی دی جا رہی ہے۔ بعض لوگوں کو بھڑکا کر برا بھلا کہنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اور کئی لوگوں سے کہلا رہے ہیں کہ یہاں سے چلے جاؤ۔

ظل الرحمٰن بنگالی از بھوپت پور

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ اختلافی مسائل اور آپس کے جھگڑے مولوی صاحبان ہی چھیڑتے ہیں۔ نہ کہ ہمارے مبلغ۔ ہمارے مبلغ تو جہاں تک ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی باتوں سے پہلو تہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مولوی صاحبان یہ سمجھ کر کہ ان سے گفتگو کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ دن بدن زیادہ فتنہ انگیزی کر رہے ہیں۔ کیا دردمندان اسلام مولوی صاحبان کو ان حرکات سے باز رکھنے کی کوشش نہ کرینگے۔ مولوی صاحبان اگر ہمارے خلاف زیادہ سے زیادہ کچھ کہہ سکتے ہیں تو یہ کہ ہمارے مبلغ اختلافی مسائل چھیڑ کر جھگڑے کی ابتدا کرتے ہیں۔ اس کے متعلق اول تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر مولوی صاحبان آپس کے جھگڑوں سے بچنے کے اتنے ہی متمنی ہیں۔ جتنے کہ اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ تو وہ ان دیہات میں جاتے ہی کیوں ہیں۔ جہاں ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ کیا اور دیہات ایسے نہیں ہیں۔ جہاں ارتداد کا خطرہ ہے۔ اگر ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ تو ان کو چھوڑ کر ان دیہات میں جانا جہاں ہمارے مبلغ ہیں ان کی نیت کی صفائی کو خوب عیاں کر رہا ہے۔ پھر جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ہم تو اس امر کے لئے بھی تیار ہیں کہ ایک غیر متعصب کمیشن کے ذریعہ اس امر کی تحقیقات کرائی جائے۔ کہ جھگڑے کی ابتدا کون کرتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں مولوی صاحبان اس طرف ہرگز نہ آئینگے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ قصوروار کون ہے۔ اس سے منصف مزاج اور انصاف پسند اصحاب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اندرونی جھگڑوں سے کنارہ کش رہنے کے کس قدر خواہشمند ہیں۔ اور مولوی صاحبان ان کو دلچسپ مشغلہ بنانے کے کس قدر شوقین ✽

# علاول پور ضلع فرخ آباد میں مسلمانوں پر سختیاں

موضع علاول پور ضلع فرخ آباد میں جو ملکانہ مرتد ہوگئے ہیں۔ وہ اپنے گاؤں میں چونکہ ذی اثر ہیں علاوہ ازیں ان کو بیرونجات کے بعض ہندو روساء کی خفیہ و ظاہرہ مدد بھی حاصل ہے۔ اسلئے جو لوگ مرتد نہیں ہوئے۔ ان برادران پر بھی جو خدمت اسلام کے لئے وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ناجائز دباؤ اور رعب ڈالکر گاؤں سے نکل جانے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ چنانچہ ضلع فرخ آباد کے حلقہ تبلیغ کے ہمارے انسپکٹر ملک محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ۱۳ جولائی کی رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں:۔

"میں ۱۰ جولائی علاول پور گیا۔ شام کو وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا۔ کہ ڈاکٹر نور الدین صاحب احمدی مبلغ جلال الدین کے گھر کو چھوڑ کر (یعنی جو ایک ملکانہ اشدھ نہیں ہوا تھا) مسلمان دھنیوں کے ہاں چلے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے ملاقات پر معلوم ہوا۔ کہ ملتان سنگھ اور بلدیو سنگھ کے زور ڈالنے پر جلال الدین ڈر گیا۔ اور اس نے کہا کہ مولوی صاحب میں اکیلا ہوں۔ اور یہ بڑے بڑے لوگ میرے مخالف ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ دوسرے مسلمانوں کے گھروں میں چلے جائیں۔ پھر دوسرے مسلمانوں کے ہاں جانے پر بلدیو اور ملتان کا آدمی ان مسلمانوں کے پاس گیا کہ مولوی صاحب کو نکال دو۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ تم کو مع مولوی صاحب کے زدوکوب کرینگے اور طرح طرح کے دکھ دینگے۔ مقدمات چلائینگے وہ غریب بھی ڈر گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ آپ ہماری مدد کرینگے تو ہم آپ کو رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ مجبور ہیں۔ اور انہوں نے ملتان کے آدمی کو کہدیا کہ تم خود ان سے کہدو کہ نکل جائیں۔"

کیا ان واقعات سے پتہ نہیں لگتا کہ ارتداد کیلئے ہر ممکن جبر اور تشدد سے کام لیا جا رہا ہے۔

خاکسار۔ عبد اللہ خان افغان نائب امیر احمدیہ وفد المجاہدین قادیان آگرہ

بیٹے بتایا کہ لوہاری میں ہمارا آدمی پہلے سے مقیم تھا۔ مگر آپ نے وہاں دو آدمی بھیجدئے۔ جو بیفائدہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہنے لگا۔ گاؤں کے لوگوں نے ہمیں بلایا تھا۔ میں نے کہا۔ اگر بالفرض یہی بات تھی تو آپ کہہ سکتے تھے۔ کہ یہاں پہلے آدمی مقیم ہے۔ ہم یہاں نہیں آئینگے۔ ہم پہلے اس گاؤں میں جائینگے۔ جہاں ابھی تک کوئی آدمی نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ اگر تم چاہو تو میں کئی گاؤں کے نام اسی علاقہ میں بتا سکتا ہوں۔ جہاں کوئی آدمی نہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر وہ بجو خان صاحب کو جو کہ اس گاؤں کے نمبردار اور ذی اثر آدمی ہیں الگ لے گئے۔ اور کہنے لگے۔ یہ لوگ غیر دین کے ہیں۔ ہم کو گمراہ کر رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ تم ان کو نکال دو۔ اور ان کی بجائے ہمارے مولوی صاحب (مہدی حسن جو کہ اسکے ساتھ تھا) یہاں کام کرینگے۔ بجو خان صاحب نے کہا۔ کہ جان محمد خان اور نصیر الدین خان سے پوچھ لیں۔ نصیر الدین خان صاحب نے کہا۔ ان لوگوں میں کونسا نقص ہے۔ یا وہ ہم پر کیا بوجھ ڈالتے ہیں کہ ہم ان کو نکال کر آپ کو رکھ لیں۔ وہ ہماری کسی ضرورت کو پورا نہیں کرتے۔ جو تم کرو گے۔ جب تک آدمی یہاں مقیم ہے۔ ہم آپ کو نہیں رکھ سکتے۔ اپنی کوشش کو ناکام ہوتے دیکھ کر وہ تھوڑی دیر کے بعد بجائے گڑہی کے جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ واپس لوہاری چلے گئے۔

لوہاری میں پانچ چھ مولوی سوداگر ہیں۔ اور وہ لوگ ہم سے بدظن کر کے ہم کو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

خاکسار: محمد یعقوب پٹیالوی۔ موضع نگہ گھنو ضلع ایٹہ

(۳)

بھوپت پور ضلع ایٹہ کے احمدی مبلغ صاحب لکھتے ہیں

دیوبندی مولوی کو بلانے والے لوگوں کو ساتھ لیکر یہاں کے لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں۔ اور لڑکے پڑھانے سے منع کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو ہمارے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو بائیکاٹ کی دہمکی دی جا رہی ہے۔ بعض لوگوں کو بھڑکا کر بُرا بھلا کہنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اور کئی لوگوں سے کہلا بھیجے ہیں کہ یہاں سے چلے جاؤ۔

خلیل الرحمن بنگالی از بھوپت پور

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ اختلافی مسائل اور آپس کے جھگڑے مولوی صاحبان ہی چھیڑتے ہیں۔ نہ کہ ہمارے مبلغ۔ ہمارے مبلغ تو جہانتک ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی باتوں سے پہلو تہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مولوی صاحبان یہ سمجھ کر کہ ان سے گفتگو کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ دن بدن زیادہ فتنہ انگیزی کر رہے ہیں۔ کیا دردمندان اسلام مولوی صاحبان کو ان حرکات سے باز رکھنے کی کوشش نہ کرینگے۔ مولوی صاحبان اگر ہمارے خلاف زیادہ سے زیادہ کچھ کہہ سکتے ہیں تو یہ کہ ہمارے مبلغ اختلافی مسائل چھیڑ کر جھگڑے کی ابتدا کرتے ہیں۔ اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر مولوی صاحبان آپس کے جھگڑوں سے بچنے کے اتنے ہی متمنی ہیں۔ جتنے کہ اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ تو وہ ان دیہات میں جاتے ہی کیوں ہیں۔ جہاں ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ کیا اور دیہات ایسے نہیں ہیں۔ جہاں ارتداد کا خطرہ ہے۔ اگر ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ تو ان کو چھوڑ کر ان دیہات میں جانا جہاں ہمارے مبلغ ہیں ان کی نیت کی صفائی کو خوب عیاں کر رہا ہے۔ پھر جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ہم تو اس امر کے لئے بھی تیار ہیں کہ ایک غیر متعصب کمیشن کے ذریعہ اس امر کی تحقیقات کرالی جائے۔ کہ جھگڑے کی ابتدا کون کرتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں مولوی صاحبان اس طرف ہرگز نہ آئینگے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ قصوروار کون ہے۔ اس سے منصف مزاج اور انصاف پسند اصحاب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اندرونی جھگڑوں سے کنارہ کش رہنے کے کس قدر خواہشمند ہیں۔ اور مولوی صاحبان ان کو دلچسپ مشغلہ بنانے کے کس قدر شوقین۔

## علاول پور ضلع فرخ آباد میں مسلمانوں پر سختیاں

موضع علاول پور ضلع فرخ آباد میں جو ملکانہ مرتد ہوئے ہیں۔ وہ اپنے گاؤں میں چونکہ ذی اثر ہیں علاوہ ازیں ان کو بیرونجات کے بعض ہندوؤں کی سازش خفیہ و ظاہرہ مدد بھی حاصل ہے۔ اسلئے جو لوگ مرتد نہیں ہوئے۔ ان پر اور ان پر بھی جو خدمت اسلام کے لئے وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ناجائز دباؤ ڈالکر گاؤں سے نکل جانے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ چنانچہ ضلع فرخ آباد کے حلقہ تبلیغ کے ہمارے انسپکٹر ملک محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ ایس سی۔ ۱۳ جولائی کی رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں:۔

میں ۱۱ جولائی علاول پور گیا۔ شام کو وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا۔ کہ ڈاکٹر نورالدین صاحب احمدی مبلغ جلال الدین کے گھر کو چھوڑ کر (یعنی جو ایک ملکانہ اشدھ نہیں ہوا تھا) مسلمان دھنیوں کے ہاں چلے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ملتان سنگھ اور بلدیو سنگھ کے ڈرانے پر جلال الدین ڈر گیا۔ اور اس نے کہا کہ مولوی صاحب میں اکیلا ہوں۔ اور یہ بڑے بڑے لوگ میرے مخالف ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ دوسرے مسلمانوں کے گھروں میں چلے جائیں۔ پھر دوسرے مسلمانوں کے ہاں جانے پر بلدیو اور ملتان کا آدمی ان مسلمانوں کے پاس گیا کہ مولوی صاحب کو نکال دو۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ تم کو مع مولوی صاحب کے زد و کوب کرینگے اور طرح طرح کے دُکھ دینگے۔ مقدمات چلائینگے وہ غریب بھی ڈر گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ آپ ہماری مدد کرینگے تو ہم آپ کو رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ مجبور ہیں۔ اور انہوں نے ملتان کے آدمی کو کہدیا کہ تم خود ان سے کہدو کہ نکل جائیں۔

کیا ان واقعات سے پتہ نہیں لگتا کہ ارتداد کیلئے ہر ممکن جبر اور تشدد سے کام لیا جا رہا ہے۔

خاکسار: عبداللہ خان بھٹی نائب امیر احمدیہ وفد المجاہدین قادیان آگرہ

# ہندوؤں میں ملنے والوں کو ہندوؤں کے دھکے

## کیا اسی کا نام برادری ملاپ ہے

کہنے کو تو آریہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نومسلم راجپوتوں کا برادری ملاپ کرا رہے ہیں۔ بچھڑے ہوئے بھائیوں کو آپس میں ملا رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود ملکانے بھی بے تاب ہیں۔ کہ ہندو ان کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ نہ ملکانے ملنے کے لئے بے تاب ہیں۔ اور نہ آریہ ملاپ کرا رہے ہیں۔ بلکہ بادنیٰ تامل دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ وہ غریب نومسلموں کو ان کی موجودہ حالت سے نکال کر تباہی کے غار میں گرا رہے ہیں۔

ملکانوں کو مرتد ہونے کے لئے سب سے بڑا دھوکہ جو دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اب تم اچھوت سمجھے جاتے ہو۔ بڑی ذاتوں کے ہندو تمہارے ساتھ روٹی بیٹی کا تعلق نہیں کرتے۔ لیکن جب تم شدھ ہو جاؤ گے تو اپنی برادری میں مل جاؤ گے۔ ہندو تمہارے ساتھ کھان پان اور شادی بیاہ کریں گے۔ مگر جن کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے آریہ یہ کہتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ وہ فرح ضلع متھرا میں ایک زبردست پنچایت کر کے فیصلہ کر چکے ہیں کہ شدھ ہونے والے ملکانے تو الگ رہے۔ ہم ان لوگوں کو بھی برادری سے الگ کرتے ہیں۔ جنہوں نے بندرابن میں شدھی والوں کے ساتھ کھانا کھایا یا حقہ پیا تھا۔ اس فیصلہ نے برادری ملاپ کے راز کو ظاہر کر دیا ہے۔ اب سوائے اس کے جو دھوکہ کے لالچ میں پھنس کر ارتداد کے گڑھے میں گرے گا برادری ملاپ کے خیال سے مرتد نہیں ہو سکتا۔

ملکانوں سے ہندو ٹھاکروں کا جذبہ نفرت وحقارت انتہا تک پہنچ گیا ہے کہ آریہ اخبارات بھی بڑے زور شور کا رونا رو رہے ہیں۔ چنانچہ ۵ جولائی کے اخبار "ملاپ" لاہور کا لیڈنگ آرٹیکل اس عنوان سے شائع ہوا ہے

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

اس میں لکھا ہے۔

"لگاتار تین مہینے سینکڑوں مسلمان مولویوں مبلغوں واعظوں اور پرچارکوں نے ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے سر مارا۔ لیکن ان کو ذرہ بھر کامیابی نصیب نہ ہو سکی۔ ہندو قلعہ پر یہ بیرونی حملے محض بے سود ثابت ہوئے۔ بار بار یورشیں ہوئیں۔ لیکن ہر بار وہ پسپا ہوئیں قریب تھا کہ مسلمان بھائی تھک کر بیٹھ جاتے اور حقیقت بھی یہ تھی کہ ان کا دم ٹوٹ چکا تھا۔ اب چند لمحوں کی کسر باقی تھی۔ لیکن یکایک ایک انقلاب پیدا ہوا مسلمان پرچارک اب تک ملکانوں ہی میں کام کرتے تھے۔ لیکن دفعتہً کسی کو ہندو کمزوری کا خیال آ گیا۔ انہوں نے سوچا کہ بجائے ملکانوں کے ساتھ ٹکریں مارنے کے کیوں نہ ہندو ٹھاکروں کو ورغلایا جائے۔ چنانچہ وہ ہندو راجپوتوں کے پاس پہنچے۔ اور فرح میں کچھ راجپوتوں کی پنچایت کرانے میں وہ کامیاب ہو گئے۔ اس پنچایت نے نامعلوم کسی کا زور یا لالچ سے یہ فیصلہ کر دیا کہ جو ملکانوں کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں ان کو برادری سے خارج کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ ہونا تھا کہ تمام علاقہ میں شور مچ گیا۔ ان کے گھر میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔ تین چار سو مسلمان پرچارکوں کی ہزار ہا روپے کے ساتھ تین چار ماہ کی زبردست کوششیں جس کام کو نہ بگاڑ سکیں۔ اسکو بگاڑنے اور اس میں رکاوٹ ڈالنے کیلئے خود ہندوؤں نے سامان پیدا کر دیے۔

ضلع ہوشیارپور اور ضلع جالندھر میں ایک درزی قوم ہے۔ اسی طرح ضلع لدھیانہ میں کچھ رہتے رہتی ہیں جو مدت سے شدھ شدہ ہیں۔ لیکن اب وہاں کے ہندو ان لوگوں کو جو ان بچھڑے ہوئے بھائیو سے کھان پیو ہار کرتے ہیں۔ ان کو برادری سے خارج کر رہے ہیں۔ کھنہ ضلع لدھیانہ کے متعلق ابھی ابھی یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ وہاں کے ہندوؤں نے شدھ شدہ رہتیوں کے ساتھ خورد ونوش کرنے والے ہندوؤں کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ ان کا پانی بند کر دیا ہے۔ ان کی عورتوں سے لین دین حتےٰ کہ گفتگو تک بند کر دی گئی ہے۔ غرض کہ سوشل بائیکاٹ کمل صورت میں کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح فرح کے گرد ونواح کے ہندو ٹھاکروں نے "خارج از برادری" کے فیصلے صادر کرنے شروع کئے ہوئے ہیں"!

یہ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ محض چند شورش پسند اور غوغائی آریہ ہیں۔ جو خود بخود اپنی نمبرداری دکھاتے اور غریب نومسلموں کو مبتلاء فریب کر کے ذلیل وخوار کرنے کے درپے ہو رہے ہیں ورنہ اگر آریوں کی آواز تمام ہندوؤں کی آواز ہوتی۔ تو کبھی سناتن دھرمی ہندو اس طرح کا فیصلہ نہ کرتے۔ کہ ہم ملکانوں کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے تیار نہیں۔ اور نہ ان لوگوں کو اپنی برادری میں رکھ سکتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے ساتھ کھان پان کیا۔ ان علاقوں کے عام ہندوؤں کو شدھ ہونے والے ملکانوں سے کچھ ہمدردی نہیں اور ظاہر ہے کہ جب انہی لوگوں کو جن میں مرتدین نے اپنی زندگی بسر کرنی ہے ان سے کچھ ہمدردی نہیں اور وہ ان کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے تیار نہیں تو آریوں کے برادری ملاپ کے جیکاروں سے مرتد ملکانوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہاں لیکن ملاپ کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ مرتدین سے یہ جذبہ نفرت صرف یوپی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ جہاں کہیں بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنے مذہب سے تیت ہو کر ہندو دھرم اور ہندوؤں کی شرن میں گئے ہیں۔ وہاں ہی کے ہندوؤں نے ان کو اپنے ساتھ ملانے کی بجائے ان کی پہلی عزت کو بھی خاک میں ملا دیا ہے۔ پہلے اگر ان کی کوئی وقعت کسی کے دل میں تھی تو اب وہ ناپید ہو گئی۔ اگر پہلے ان سے ایک قوم نفرت کرتی تھی تو اب اس سے نفرت کرنے والی دو قومیں ہو گئیں۔ ایک وہ جس سے وہ الگ ہوئے۔ دوسری وہ جس میں وہ شامل کئے گئے۔ یعنی ہندو

عجیب بات ہے کہ ۲۲ کروڑ ہندو تو ان لوگوں کو جو اپنے پہلے مذہب کو چھوڑ کر ہندو بن رہے ہیں۔ دھکے دے رہے ہیں۔ مگر ان کے خواہ مخواہ کے وکیل آریہ یہی کہہ رہے ہیں کہ

# ہندوؤں میں ملنے والوں کو ہندوؤں کے دھکے

## کیا اسی کا نام برادری ملاپ ہے

کہنے کو تو آریہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نومسلم راجپوتوں کا برادری ملاپ کرا رہے ہیں۔ بچھڑے ہوئے بھائیوں کو آپس میں ملا رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود ملکانے بھی بے تاب ہیں۔ کہ ہندو ان کو اپنے ساتھ ملالیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ نہ ملکانے ملنے کے لئے بے تاب ہیں۔ اور نہ آریہ ملاپ کرا رہے ہیں۔ بلکہ بادنیٰ تامل دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ وہ غریب نومسلموں کو ان کی موجودہ حالت سے گرا کر تباہی کے غار میں گرا رہے ہیں۔

ملکانوں کو مرتد ہونے کے لئے سب سے بڑا دھوکہ جو دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اب تم اچھوت سمجھے جاتے ہو۔ بڑی ذاتوں کے ہندو تمہارے ساتھ روٹی بیٹی کا تعلق نہیں کرتے۔ لیکن جب تم شدھ ہو جاؤ گے تو اپنی برادری میں مل جاؤ گے۔ ہندو تمہارے ساتھ کھان پان اور شادی بیاہ کریں گے۔ مگر جن کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے آریہ یہ کہتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ وہ فرح ضلع متھرا میں ایک زبردست پنچایت کر کے فیصلہ کر چکے ہیں کہ شدھ ہونے والے ملکانے تو الگ رہے۔ ہم ان لوگوں کو بھی برادری سے الگ کرتے ہیں۔ جنہوں نے بندرابن میں شدھی والوں کے ساتھ کھانا کھایا یا حقہ پیا تھا۔ اس فیصلہ نے برادری ملاپ کے راز کو ظاہر کر دیا ہے۔ اب سوائے اس کے جو دوسرے کے لالچ میں پھنسکر ارتداد کے گڑھے میں گرے کوئی برادری ملاپ کے خیال سے مرتد نہیں ہو سکتا۔

ملکانوں سے ہندو ٹھاکروں کا جذبہ نفرت و حقارت اتنا نمایاں ہے کہ آریہ اخبارات بھی برملا اس کا رونا رو رہے ہیں۔ چنانچہ ۵ جولائی کے اخبار "ملاپ" لاہور کا لیڈنگ آرٹیکل اس عنوان سے شائع ہوا ہے

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

اس میں لکھا ہے۔

"لگاتار تین مہینے سینکڑوں مسلمان مولویوں مبلغوں واعظوں اور پرچارکوں نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے سر مارا۔ لیکن ان کو ذرہ بھر کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ ہندو قلعہ پر بیرونی حملے محض بے سود ثابت ہوئے۔ بار بار یورشیں ہوئیں۔ لیکن ہر بار وہ پسپا ہوئیں۔ قریب تھا کہ مسلمان بھائی تھک کر بیٹھ جاتے اور حقیقت بھی یہ تھی کہ ان کا دم ٹوٹ چکا تھا۔ اب چند لمحوں کی کسر باقی تھی۔ لیکن یکایک ایک انقلاب پیدا ہوا مسلمان پرچارک اب تک ملکانوں ہی میں کام کرتے تھے۔ لیکن دفعتہً کسی کو ہندو کمزوری کا خیال آ گیا۔ انہوں نے سوچا کہ بجائے ملکانوں کے ساتھ ٹکریں مارنے کے کیوں نہ ہندو ٹھاکروں کو ورغلایا جائے۔ چنانچہ وہ ہندو راجپوتوں کے پاس پہونچے۔ اور فرح میں کچھ راجپوتوں کی پنچایت کرانے میں وہ کامیاب ہو گئے۔ اس پنچایت نے نامعلوم کسی زور یا لالچ سے یہ فیصلہ کر دیا کہ جو ملکانوں کے ساتھ کھاتے ہیں ان کو برادری سے خارج کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ ہونا تھا کہ تمام علاقہ میں شور مچ گیا۔ ان کے گھر میں بھی گھی کے چراغ جلنے لگے۔ تین چار سو مسلمان پرچارکوں کی ہزارہا روپے کے ساتھ تین چار ماہ کی زبردست کوششیں جس کام کو نہ بگاڑ سکیں۔ سکر بگاڑنے وہ اس میں رکاوٹ ڈالنے کیلئے خود ہندوؤں نے سامان پیدا کر دئے۔

ضلع ہوشیار پور اور ضلع جالندھر میں ایک درزی قوم ہے۔ اسی طرح ضلع لدھیانہ میں کچھ رہتے رہتی ہیں جو مدت سے شدھ شدہ ہیں۔ لیکن اب وہاں کے ہندو ان لوگوں کو جو ان بچھڑے ہوئے بھائیوں سے کھان پیو ہار کرتے ہیں۔ ان کو برادری سے خارج کر رہے ہیں۔ کھنہ ضلع لدھیانہ کے متعلق ہمارے پاس یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ وہاں کے ہندوؤں نے شدھ شدہ رہتیوں کے ساتھ خورد و نوش کرنے والے ہندوؤں کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ ان کا پانی بند۔ ان کی عورتوں سے لین دین حتے کہ گفتگو تک بند کر دیگئی ہے۔ غرض کہ سوشل بائیکاٹ مکمل صورت میں کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح فرح کے گرد و نواح کو ہندو ٹھاکروں نے "خارج از برادری" کے فیصلے صادر کرنے شروع کئے ہوتے ہیں"۔

یہ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ بعض چند شورش پسند اور غوغائی آریہ ہیں۔ جو خود بخود اپنی نمبرداری دکھاتے اور غریب نومسلموں کو مبتلا فریب کر کے ذلیل و خوار کرنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ ورنہ اگر آریوں کی آواز تمام ہندوؤں کی آواز ہوتی۔ تو کبھی سناتن دھرمی ہندو اس طرح کا فیصلہ نہ کرتے۔ کہ ہم ملکانوں کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے تیار نہیں۔ اور نہ ان لوگوں کو اپنی برادری میں رکھ سکتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے ساتھ کھان پان کیا۔ ان علاقوں کے عام ہندوؤں کو شدھ ہونے والے ملکانوں سے کچھ ہمدردی نہیں اور ظاہر ہے کہ جب انہی لوگوں کو جن میں مرتدین نے اپنی زندگی بسر کرنی ہے ان سے کچھ ہمدردی نہیں اور وہ ان کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے تیار نہیں تو آریوں کے برادری ملاپ کے چیکاروں سے مرتد ملکانوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بلکہ ملاپ کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ مرتدین سے یہ جذبہ نفرت صرف یہیں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ جہاں کہیں بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنے مذہب سے تائب ہو کر ہندو دھرم اور ہندوؤں کی شرن میں آئے ہیں۔ وہاں ہی کے ہندوؤں نے ان کو اپنے ساتھ ملانے کی بجائے ان کی پہلی عزت کو بھی خاک میں ملا دیا ہے۔ پہلے اگر ان کی کوئی وقعت کسی کے دل میں تھی تو اب وہ ناپید ہو گئی۔ اگر پہلے ان سے ایک قوم نفرت کرتی تھی تو اب اس سے نفرت کرنے والی دو قومیں ہو گئیں۔ ایک وہ جس سے وہ الگ ہوئے۔ دوسری وہ جس میں وہ شامل کئے گئے۔ یعنی ہندو

عجیب بات ہے کہ ۲۲ کروڑ ہندو تو ان لوگوں کو جو اپنے پہلے مذہب کو چھوڑ کر ہندو بن رہے ہیں۔ دھکے دے رہے ہیں۔ مگر ان کے خواہ مخواہ کے وکیل آریہ یہی کہہ رہے ہیں کہ

# مرکزی تبلیغی انجمن کے مخالفین

## انجمن تبلیغ الاسلام کا گلہ اپنے علماء سے

مولویوں کے دست ستم سے ہم تو نالاں ہیں ہی۔ لیکن وہ معزز اور مقتدر مسلمان بھی جنہوں نے درد اسلام سے مجبور ہو کر ایک مشترکہ مقصد کے لئے سب مسلمانوں کو ایک نقطہ پر جمع کر کے فتنۂ ارتداد کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی ستم آرائیوں سے نہیں بچ سکے۔ چنانچہ انجمن تبلیغ الاسلام کی طرف سے جس کے پریذیڈنٹ سر رحیم بخش صاحب اور سکرٹری میر غلام بھیک صاحب ہیں۔ حسب ذیل مضمون برائے اشاعت پہنچا ہے اس میں جن علما کا ذکر ہے۔ وہی حلقہ ارتداد میں آپس کے جھگڑے اور فساد پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ کسی ایسی کوشش میں کامیابی ہو۔ جو اندرونی جھگڑوں کا انسداد کر سکے۔ (ایڈیٹر)

مسلمانان ہند کی باہمی خانہ جنگیاں جسقدر نمایاں اور روشن آجکل مسئلہ ارتداد میں نظر آرہی ہیں۔ اس قدر کسی اور زمانہ میں نہیں ہوئیں۔ اس دور تہذیب و تمدن میں جہاں ہر بات دہر چیز نئی اور جدید پیکر میں دنیا کے سامنے آتی ہے۔ وہاں یہ دیکھکر آپ تعجب و حیرت نہ کریں۔ کہ وہ تمام جماعتیں اور قومیں جنہیں بنیادی اختلافات و فرقہ بندیاں ہیں۔ وہ زمانہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے یکجہتی و دوستی کے ہم آہنگ ہو رہی ہیں۔ مگر حسرت و ماتم کیجئے۔ اس قوم پر جو اپنے کو اتحاد و اتفاق مساوات و یگانگت کا مجسمہ بتلاتی ہے۔ مگر اس کا حال بجز اس کے کچھ بھی نہیں ہے۔ کہ اپنی تمام جماعتوں میں اختلاف و تشتت کی آگ کو جس قدر تیز کر سکے کرے اور یہی اس کے حل مقاصد کے لئے مفید و مناسب ہے یا یہ ہے کہ اس قوم کے افراد کا ٹوٹا و نقشہ ہے جو اپنے کو اسلام کا فدائی و شیدائی بتلاتی ہے۔ مگر افسوس اس نے قرآن حکیم کے اس زرین اصول کو فراموش کر کے اپنے کو تعر مذلت کے سپرد کر دیا ہے اس وجہ سے آج تمام بدبختیوں اور بدقسمتیوں سے اس غریب قوم مسلم کو ہم آغوش ہونا پڑا۔ آہ اگر آج بھی ہم خدا قدوس کے اس زرین اصول پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو ہماری یہ تاریکی مشعل ہدایت سے مبدل ہو سکتی ہے۔

"اے لوگو یاد کرو۔ کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پس تمہارے دلوں میں باہمی محبت کا تخم بو دیا گیا!!"

مگر آہ ہم اس قرآنی حکم کو مدت ہوئی بھول چکے آمدم برسر مطلب۔ اس وقت معزز اخبار الامان دہلی کے دو نمبر ۱۱ و ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء ہمارے پیش نظر ہیں۔ معزز اخبار الامان نے اپنے قیمتی و کارآمد صفحات کو بیوجہ سیاہ کرتے ہوئے مرکزی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کے متعلق خامہ فرسائی کی ہے۔ کاش معزز مدیر اس فضول بحث میں پڑنے کے بجائے دیگر اہم و ضروری معاملات پر قلم اٹھاتے تو کسی قدر ملک و قوم کو فائدہ ہوتا۔ ہم اخبارات میں ان تمام تحریرات کو پڑھ چکے ہیں۔ جو انجمن تبلیغ الاسلام کی مرکزیت کی بابت شائع ہوئی ہیں۔ اس سے ہم جس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مرکزی جمعیۃ کی ضرورت و اہمیت کا سب کو اقرار ہے۔ مگر سوال صرف اتنا رہ جاتا ہے۔ کہ دنیا اسلام کی سب سے معزز و مقتدر جماعت جس کا روشن و درخشاں کارنامہ (میں سو جلدوں یا مصطفےٰ کہتے کہتے۔ یا بریلی کی ٹکسال کفریات کے فتویٰ ہائے کفر جو ملک کے سامنے ہیں۔) کو ان خدمات کے صلہ میں مرکز کیوں نہیں بنایا جاتا۔ یہ وہ اسلامی خدمات ہیں۔ جن سے جماعت مبارکہ کا ہر رکن یہ چاہتا ہے کہ مرکزی حیثیت اس جماعت کو دی جائے۔ رہی جمعیۃ العلماء ہند یا دوسرے معنی میں علماء دیوبند کی جماعت وہ یہ کہتی ہے کہ ہماری ملکی و مذہبی جد وجہد کا یہ نتیجہ ہونا چاہیئے۔ کہ اس منتظم جماعت کو مرکزی کر دیا جائے۔ جمعیۃ العلماء ہند کی خدمات گذشتہ ہندوستانیوں کے قلب سے محو ہونے والی نہیں ہے۔ مگر بات صرف اتنی ہی ہے۔ کہ جمعیۃ تبلیغ الاسلام کے نام سے جو جماعت قائم کی گئی ہے۔ وہ ایسی جماعت ہے کہ جس میں موالاتی و تارک موالاتی اور بالخصوص علماء کرام یہ تمام حضرات کھلے دل سے بلا کسی خدشہ و دغدغہ کے مل کر کام کر سکیں۔ برخلاف جمعیۃ العلماء ہند کہ جمعیۃ مذکور کی حیثیت نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی ایک سیاسی مجلس جیسی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جمعیۃ تبلیغ الاسلام کے قائم ہو جانے پر علماء کرام کے وقار کو کسی قسم کا صدمہ اور ٹھیس نہیں پہنچ سکتی۔ پھر کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ کیوں معزز کارکنان جمعیۃ اور بالخصوص جناب مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان قیام تبلیغ الاسلام کے اس درجہ شدت سے مخالف ہیں۔ بہرحال جمعیۃ تبلیغ الاسلام کے موجودہ عہدہ داران بھی اس حیثیت و مرتبہ کے اصحاب نہیں ہیں۔ کہ ان پر یوں اعتراضات کی بوچھاڑ کی جائے۔ ان حضرات کا سوسائٹی میں خاص اعزاز و وقعت ہے۔ خدا کرے کہ یہ افتراق و انشقاق کا درس ہلاکت ہماری قوم سے جلد دور ہو جائے۔ اور ہم جلد کسی ایک مرکز پر مجتمع ہو کر ملک و مذہب کے لئے کارآمد ثابت ہو سکیں۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً

آپکا بھائی مسعود الرحمن ندوی ۔ آگرہ

## اطلاع

ماسٹر نعمت اللہ خاں صاحب گوہر نے اپنے آپ کو ایک ماہ کیلئے تبلیغی خدمات کے لئے وقف کیا ہے۔ میں نے تجویز کی ہے کہ وہ ضلع جالندھر اور ضلع لدھیانہ کے بڑے بڑے قصبات اور دیہات میں ۲۱ جولائی سے ۲۱ اگست ۲۳ء تک تبلیغی دورہ کریں ان اضلاع کی جماعتیں تبلیغ میں ان کی امداد فرما دیں اگر کسی دوسرے احمدی بھائی کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو تو وہ نزدیک کے مقام پر پہنچ کر

# مرکزی تبلیغی انجمن کے مخالفین

## انجمن تبلیغ الاسلام کا گلہ اپنے علماء سے

مولویوں کے دست ستم سے ہم تو نالاں ہیں ہی۔ لیکن وہ معزز اور مقتدر مسلمان بھی جنہوں نے درد اسلام سے مجبور ہو کر ایک مشترک مقصد کے لئے سب مسلمانوں کو ایک نقطہ پر جمع کر کے فتنہ ارتداد کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی ستم آرائیوں سے نہیں بچ سکے۔ چنانچہ انجمن تبلیغ الاسلام کی طرف سے جس کے پریذیڈنٹ سر رحیم بخش صاحب اور سکرٹری میر غلام بھیک صاحب ہیں۔ حسب ذیل مضمون برائے اشاعت پہنچا ہے اس میں جن علماء کا ذکر ہے۔ وہی حلقہ ارتداد میں آپس کے جھگڑے اور فساد پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ کسی ایسی کوشش میں کامیابی ہو۔ جو اندرونی جھگڑوں کا انسداد کر سکے۔ (ایڈیٹر)

مسلمانان ہند کی باہمی خانہ جنگیاں جس قدر نمایاں اور روشن آجکل مزید تعداد میں نظر آرہی ہیں۔ اس قدر کسی اور زمانہ میں نہیں ہوئیں۔ اس دور تہذیب و تمدن میں جہاں ہر بات اور ہر چیز نئی اور جدید پیکر میں دنیا کے سامنے آئی ہے۔ وہاں یہ دیکھکر آپ تعجب و حیرت نہ کریں۔ کہ وہ تمام جماعتیں اور قومیں جنہیں بنیاد پر رفتہ رفتہ فرقہ بندیاں ہیں۔ وہ زمانہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے یکجہتی و دوستی کے ہم آہنگ ہو رہی ہیں۔ مگر حسرت و ماتم کیجئے۔ اس قوم پر جو اپنے کو اتحاد و اتفاق و مساوات و یگانگت کا مجسمہ بتلاتی ہے۔ مگر اس کا حال بجز اس کے کچھ بھی نہیں ہے۔ کہ اپنی تمام جماعتوں میں خلافت و انشقاق کی آگ کو جس قدر تیز کر سکے کرے اور یہی اس کے حل مقاصد کے لئے مفید و مناسب ہے۔ ہاں یہ اس قوم کے افراد کا نوٹو و نقشہ ہے جو اپنے کو اسلام کا فدائی و شیدائی بتلاتی ہے۔ مگر افسوس اس نے قرآن حکیم کے اس زرین اصول کو فراموش کر کے اپنے کو قعر ذلت کے سپرد کر دیا ہے اس وجہ سے آج تمام بدبختیوں اور بدقسمتیوں سے اس غریب قوم مسلم کو ہم آغوش ہونا پڑا۔ آہ اگر آج بھی ہم خداء قدوس کے اس زرین اصول پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو ہماری یہ تاریکی مشعل ہدایت سے بدل ہو سکتی ہے۔

"اے لوگو یاد کرو۔ کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے پس تمہارے دلوں میں باہمی محبت کا تخم بو یا گیا"

مگر آہ ہم اس قرآنی حکم کو مدت ہوئی بھول چکے ہیں آمدم برسر مطلب۔ اس وقت معزز اخبار الامان دہلی کے دو نمبر ۱۱ اور ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء ہمارے پیش نظر ہیں۔ معزز اخبار الامان نے اپنے قیمتی و کار آمد صفحات کو بیوجہ سیاہ کرتے ہوئے مرکزی جمعیتہ تبلیغ الاسلام کے متعلق خامہ فرسائی کی ہے۔ کاش معزز مدیر اس فضول بحث میں پڑنے کے بجائے دیگر اہم و ضروری معاملات پر قلم اٹھاتے تو کسی قدر ملک و قوم کو فائدہ ہوتا۔ ہم اخبارات میں ان تمام تحریرات کو پڑھ چکے ہیں۔ جو انجمن تبلیغ الاسلام کی مرکزیت کی بابت شائع ہوئی ہیں۔ اس سے ہم جس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مرکزی جمعیتہ کی ضرورت و اہمیت کا سب کو اقرار ہے۔ مگر سوال صرف اتنا رہ جاتا ہے۔ کہ دنیا اسلام کی سب سے معزز و مقتدر جماعت جس کا روشن و درخشاں کارنامہ (میں سو جلدوں پر مصطفےٰ لکھے گئے۔ یا بریلی کی ٹکسال کفریات کے فتوے ہائے کفر جو ملک کے سامنے ہیں۔) کو ان خدمات کے صلہ میں مرکز کیوں نہیں بنایا جاتا۔ یہ وہ اسلامی خدمات ہیں۔ جن سے جماعت مبارکہ کا ہر رکن یہ چاہتا ہے کہ مرکزی حیثیت اس جماعت کو دی جائے۔ رہی جمعیتہ العلماء ہند یا دوسرے معنی میں علماء دیوبند کی جماعت وہ یہ کہتی ہے۔ کہ ہماری ملکی و مذہبی جد و جہد کا یہ نتیجہ ہونا چاہئے۔ کہ اس منتظم جماعت کو مرکزی کر دیا جائے۔ جمعیتہ العلماء ہند کی خدمات گذشتہ ہندوستانیوں کے قلب سے محو ہو جانے والا واقعہ نہیں ہے۔ مگر بات صرف اتنی ہی ہے۔ کہ جمعیتہ تبلیغ الاسلام کے نام سے جو جماعت قائم کی گئی ہے۔ وہ ایسی جماعت ہے کہ جس میں موالاتی و ترک موالاتی اور بالخصوص علماء کرام یہ تمام حضرات کھلے دل سے بلا کسی خدشہ و دغدغہ کے ملکر کام کر سکیں۔ برخلاف جمعیتہ العلماء ہند کے جمعیتہ مذکورہ کی حیثیت نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی ایک سیاسی مجلس جیسی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جمعیتہ تبلیغ الاسلام کے قائم ہو جانے پر علماء کرام کے وقار کو کسی قسم کا صدمہ اور ٹھیس نہیں پہونچ سکتی۔ پھر کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ کیوں معزز کارکنان جمعیتہ اور بالخصوص جناب مولنا مظہر الدین صاحب مدیر الامان قیام تبلیغ الاسلام کے اس درجہ شدت سے مخالف ہیں۔ بہر حال جمعیتہ تبلیغ الاسلام کے موجودہ عہدہ داران بھی اس حیثیت سے پورے غیر کے اصحاب نہیں ہیں۔ کہ ان پر یوں اعتراضات کی بوچھاڑ کی جائے۔ ان حضرات کا سوسائٹی میں خاص اعزاز و وقعت ہے۔ خدا کرے کہ یہ افتراق و انشقاق کا درس ہلاکت ہماری قوم سے جلد دور ہو جائے۔ اور ہم جلد کسی ایک مرکز پر مجتمع ہو کر ملک و مذہب کے لئے کار آمد ثابت ہو سکیں۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً

آپکا بھائی مسعود الرحمن ندوی از آگرہ

## اطلاع

ماسٹر نعمت اللہ خان صاحب گوہر نے اپنے آپ کو ایک ماہ کیلئے تبلیغی خدمات کے لئے وقف کیا ہے۔ میں نے تجویز کی ہے کہ وہ ضلع جالندھر اور ضلع لدھیانہ کے بڑے بڑے قصبات اور دیہات میں ۲۱ جولائی سے ۲۱ اگست ۱۹۲۳ء تک تبلیغی دورہ کریں۔ اضلاع کی احمدی انجمنیں تبلیغ میں ان کی امداد فرماویں اگر کسی دوسرے بھائی کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو تو وہ نزدیک کے مقام ...

۰۳۶

## مہاشہ شردھانند کی وحدانیت اور بت پرستی

۱۴ جولائی کو مہاشہ شردھانند صاحب کا لیکچر بریلی میں سریرام مندر میں ہوا۔ دوران لیکچر میں انہوں نے کہا۔ مسلمان کہتے ہیں کہ ایک دن شردھانند بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھیگا۔ اور مسلمان ہو جائیگا۔ میں لا الہ الا اللہ کو تو مانتا ہوں۔ اور یہ ہمارے ویدوں سے ہی مسلمانوں نے لیا ہے۔ ہاں دوسری بات غلط جانتا ہوں۔ اور ہم سے زیادہ کون وحدانیت کا ماننے والا ہو سکتا ہے۔ یہ جملہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ ایک شخص نے آکر کہا ذرا لیکچر بند کر دیجئے۔ تاکہ آرتی ہو جائے۔ اس پر تمام حاضرین مؤدب کھڑے ہو گئے۔ اور بتوں کے سامنے گھنٹے بجاتے چراغ نچلاتے اور چند آدمیوں کا گھوم گھوم کر بتوں کے سامنے جھک جھک کر گانے کا عجب منظر شروع ہو گیا۔ تقریباً ۵ منٹ یہ کارروائی ہوتی رہی۔ اس کے بعد سب بیٹھ گئے اور بتوں کو پنکھا جھلا جاتا رہا۔ جیسا کہ پیشتر سے جھلا جا رہا تھا۔

مہاشہ صاحب کو اس کے خلاف ایک لفظ بھی کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور نہ کسی کو بت پرستی سے انہوں نے روکا۔

حبیب احمد قریشی سول لائن بریلی

## نظارت تالیف و اشاعت کا ضروری اعلان

اس سے پہلے بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اور اب پھر میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ احباب بغیر نظارت ہذا کے مشورے کے مباحثات اور جلسوں کا تصفیہ نہ کیا کریں۔ اس طرح ہمیں دو دقتیں پیش آتی ہیں۔

اول یہ کہ وقت پر ہم مبلغین مہیا نہیں کر سکتے کیونکہ وہ پہلے ہی تبلیغ کے کام میں مشغول ہوتے ہیں۔

دوم یہ کہ ہمیں اخراجات کا بار کئی گن زیادہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً آج اگر راولپنڈی سے ہمارے مبلغ واپس آتے ہیں۔ تو پھر دوسرے دن ان کا مطالبہ احباب پشاور کرتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے واپسی پر گجرات والے ان کے لئے مطالبہ کرتے ہیں۔ وعلیٰ ہذا اس طرح پر ایک ہی لائن پر بار بار سفر کرنے سے بلاوجہ اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ لہٰذا آئندہ ایک انتظام کے ماتحت اس سلسلہ تبلیغ کے لئے مطالبہ ہونا چاہئے۔ مثلاً اب ایک وفد مورخہ ۳ اگست کو لائل پور لیکچروں کے لئے تجویز ہوا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ اس لائن کے آس پاس احباب جو لیکچر کرانا چاہتے ہوں۔ وہ ۲۹ جولائی سے پہلے پہلے مجھے اطلاع دیں نیز اخراجات سفر بھی بھیجدیں۔ تا میں ایک ہی دفعہ اور ایک ہی سفر کے ذریعہ سے مطلوبہ مقامات میں لیکچروں کے لئے انتظام کر سکوں۔ والسلام

ناظر تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

## ایک احمدی گریجوایٹ کی ضرورت

سید خادم حسین صاحب احمدی بھیروی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک گریجوایٹ احمدی کی ضرورت ایک فرم کو ہے۔ جو معقول تنخواہ دینگے اور احمدی کی ضرورت اس لئے ہے کہ فرم مذکور کو اعتبار ہے۔ کہ احمدی اپنے فرائض کو دیانت اور امانت سے ادا کرتے ہیں۔ جو احمدی دوست ملازمت کے خواہاں ہوں وہ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری امور عامہ سے سرٹیفکیٹ لیکر بھیجیں۔ کہ وہ جماعت کی اس ذمہ داری کو پورا کر سکتے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں میرے پاس آنا چاہئیں۔ کام یہ ہوگا۔ کہ حکام سے ملنا اور فرم کی طرف سے بطور قائم مقام کے ہوں گے۔ زیادہ مفصل حالات ابھی نہیں معلوم ہو سکینگے۔ یہ صرف احمدیوں کیلئے ہے اس لئے بہت جلد توجہ کرنا چاہئیے۔ ناظر امور عامہ قادیان

## غنچہ ہفتہ وار بچوں اور بچیوں کے لئے

بچوں کا معلم بچیوں کا اتالیق طالب علموں کا استاد علم و فن کا خزینہ حرفت و صنعت کا سفینہ معلومات کی کان اخلاقیات و ادبیات کا گنجینہ ہفتہ میں ایک بار خاص ملک و ملت کے نونہالوں کیلئے مدینہ پریس سے شائع ہوتا ہے۔ تعلیم و تربیت گھر بیٹھے غنچہ کا خاص مقصد ہے۔ زبان سلیس اور عام فہم مسائل دینی اور آداب معاشرت کا گنج بے پایاں ہے۔ اپنے بچوں کیلئے ضرور طلب فرمائے۔ قیمت سالانہ للعہ ۔ ششماہی عہ۔

پتہ:- محمد محمد حسن مالک رسالہ غنچہ بجنور (یو۔ پی)

## اشتہار

ہدایت: اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## باجلاس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بہادر گورداسپور مقام سیالکوٹ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

گوہر و پیر و پیران نگو و نور دین ولد دیالا و مہر دین و فضل دین و یوسف پسران بہا نا و عبد اللہ ولد خوشی ذات لوہار ساکنان نکو سرائے تحصیل بٹالہ مدعیان اپیلانٹان

بنام

فتح دین عرف فتو ولد نامعلوم ورامان ولد امیرا قوم لوہار ساکنان نکو سرائے تحصیل بٹالہ۔ بہولا ولد بہنوں ولد امیرا۔ موتی و دیر و پیران وتو۔ امام دین عمرا قوم لوہار سکنائے چک نمبر ۱۴۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور مدعا علیہم رسپانڈنٹیان

اپیل بنا راضی حکم منصف صاحب بٹالہ ۱۴ ۲۲

ہرگاہ درخواست اپیلانٹ و بیان پیادہ سے پایا جاتا ہے کہ مسمیان بہولا ولد خوشحالا ولد امیرا۔ موتی و دیر و پسران دتو۔ امام دین عمرا لوہار ساکنان نکو سرائے تحصیل بٹالہ رسپانڈنٹیان اپیل مندرجہ عنوان دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نام بردگان اصالتاً و وکالتاً مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریں گے تو کارروائی ان کے برخلاف یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ ۵ جولائی

آج بتاریخ ۵ جولائی ۱۹۲۳ء بہ ثبت مہر عدالت ہمارے دستخط کے جاری ہوا۔

دستخط بخط انگریزی

مہر عدالت

43

## مہاشہ شردھانند کی وحدانیت اپرستی

۱۴ جولائی کو مہاشہ شردھانند صاحب کا لیکچر بریلی میں سری رام مندر میں ہوا۔ دوران لیکچر میں انہوں نے کہا۔ مسلمان کہتے ہیں کہ ایک دن شردھانند بھی لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھیگا۔ اور مسلمان ہوجائیگا۔ میں لاالہ الا اللہ کو تو مانتا ہوں۔ اور یہ ہمارے ویدوں سے ہی مسلمانوں نے لیا ہے۔ ہاں دوسری بات غلط جانتا ہوں۔ اور ہم سے زیادہ کون وحدانیت کا ماننے والا ہو سکتا ہے۔ یہ جملہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ ایک شخص نے آکر کہا ذرا لیکچر بند کر دیجئے۔ تاکہ آرتی ہو جائے۔ اس پر تمام حاضرین مؤدب کھڑے ہو گئے۔ اور بتوں کے سامنے گھنٹے بجانے چراغ جلانے اور چند آدمیوں کا گھوم گھوم کر بتوں کے سامنے جُھک جُھک کر گانے کا عجب منظر شروع ہو گیا۔ تقریباً ۱۰ منٹ یہ کارروائی ہوتی رہی۔ اس کے بعد سب بیٹھ گئے اور بتوں کو پنکھا جھلا جاتا رہا۔ جیسا کہ پیشتر سے جھلا جا رہا تھا۔

مہاشہ صاحب کو اس کے خلاف ایک لفظ بھی کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور نہ کسی کو بت پرستی سے انہوں نے روکا۔

حبیب احمد قریشی سول لائن بریلی

## نظارت تالیف و اشاعت کا ضروری اعلان

اس سے پہلے بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اور اب پھر میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ احباب بغیر نظارت ہذا کے مشورے کے مباحثات اور جلسوں کا تصفیہ نہ کیا کریں۔ اس طرح ہمیں دو دقتیں پیش آتی ہیں۔

اول یہ کہ وقت پر ہم مبلغین مہیا نہیں کر سکتے کیونکہ وہ پہلے ہی تبلیغ کے کام میں مشغول ہوتے ہیں۔

دوم یہ کہ ہمیں اخراجات کا بار کئی گنا زیادہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً آج اگر راولپنڈی سے ہمارے مبلغ واپس آتے ہیں۔ تو پھر دوسرے دن ان کا مطالبہ احباب پشاور کرتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے واپسی پر گجرات والے ان کے لئے مطالبہ کرتے ہیں۔ وعلیٰ ہذا اس طرح پر ایک ہی لائن پر بار بار سفر کرنے سے بلاوجہ اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ لہذا آئندہ ایک انتظام کے ماتحت اس سلسلہ تبلیغ کے لئے مطالبہ ہونا چاہئے۔ مثلاً اب ایک وفد مورخہ ۳ اگست کو لائل پور لیکچروں کے لئے تجویز ہوا ہے۔ بہتر ہے کہ اس لائن کے آس پاس احباب جو لیکچر کرانا چاہتے ہوں۔ وہ ۲۹ جولائی سے پہلے پہلے مجھے اطلاع دیں نیز اخراجات سفر بھی بھیج دیں۔ تا میں ایک ہی دفعہ اور ایک ہی سفر کے ذریعہ سے مطلوبہ مقامات میں لیکچروں کے لئے انتظام کر سکوں۔ والسلام

ناظر تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

## ایک احمدی گریجوایٹ کی ضرورت

سید خادم حسین صاحب احمدی بھیروی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک گریجوایٹ احمدی کی ضرورت ایک فرم کو ہے۔ جو معقول تنخواہ دیگی اور احمدی کی ضرورت اس لئے ہے کہ فرم مذکور کو اعتبار ہے۔ کہ احمدی اپنے فرائض کو دیانت اور امانت سے ادا کرتے ہیں۔ جو احمدی دوست ملازمت کے خواہاں ہوں وہ اپنی جماعت کے پریسیڈنٹ یا سکرٹری امور عامہ سے سرٹیفکیٹ لیکر بھیجیں۔ کہ وہ جائیے کہ اس ذمہ داری کو پورا کر سکتے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں میرے پاس آنا چاہئیں۔ کام یہ ہوگا۔ کہ حکام سے ملنا اور فرم کی طرف سے بطور قائم مقام کے ہوں گے۔ زیادہ مفصل حالات ابھی نہیں معلوم ہو سکینگے۔ یہ صرف احمدیوں کیلئے ہے اس لئے بہت جلد توجہ کرنا چاہئے۔ ناظر امور عامہ قادیان

## غنچہ ہفتہ وار بچوں اور بچیوں کے لئے

بچوں کا معلم بچیوں کا اتالیق طالب علموں کا استاد علم و فن کا خزینہ حرفت و صنعت کا سفینہ معلومات کی کان۔ اخلاقیات و ادبیات کا گنجینہ ہفتہ میں ایک بار خاص ملک و ملت کے نونہالوں کیلئے مدینہ پریس سے شائع ہوتا ہے۔ تعلیم و تربیت گھر بیٹھے غنچہ کا خاص مقصد ہے۔ زبان سلیس اور علم فہم مسائل دینی اور آداب معاشرت کا گنج بے پایاں ہے۔ اپنے بچوں کیلئے ضرور طلب فرمائیے۔ قیمت سالانہ للعہ ششماہی عہ پتہ۔ محمد مجید حسن مالک رسالہ غنچہ بجنور (یوپی)

## اشتہار

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

### باجلاس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بہادر گورداسپور مقام سیالکوٹ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

گوہر و بیرو پسران بگو و نور دین ولد دیالا و مہر دین و فضل دین و یوسف پسران بہانا و عبد اللہ ولد خوشحالا ذات لوہار ساکنان نکو سرائے تحصیل بٹالہ مدعیان اپیلانٹان

بنام

فتح دین عرف نتو ولد نامعلوم و رلاماں ولد امیرا قوم لوہار ساکنان نکو سرائے تحصیل بٹالہ۔ بہولا ولد خوشحالا بہنوں ولد امیرا۔ موتی و دیرو پسران وتو۔ امام دین ولد عمرا قوم لوہار سکنائے چک نمبر ۱۴۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور مدعا علیہم رسپانڈنٹان

اپیل بنارا ضی حکم منصف صاحب بٹالہ ۲۲-۱۲-۲۲

ہرگاہ درخواست اپیلانٹ و بیان پیادہ سے پایا جاتا ہے کہ مسمیان بہولا ولد خوشحالا بہنوں ولد امیرا۔ موتی و دیرو پسران وتو۔ امام دین ولد عمرا لوہار ساکنان نکو سرائے تحصیل بٹالہ رسپانڈنٹان اپیل مندرجہ عنوان دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نام بردگان اصالتاً یا وکالتاً مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریں گے تو کارروائی ان کے برخلاف یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ ۵ جولائی ۱۹۲۳ء

آج بتاریخ ۵ جولائی ۱۹۲۳ء بثبت مہر عدالت ہمارے دستخط کے جاری ہوا۔

دستخط بخط انگریزی

مہر عدالت

## اشتہار باجلاس چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم سیلیسی

جمعیت ل گیلا سنگھ ولد تلسی والد گنڈا سنگھ ... لدرام چند سکنہ ؟

بنام

... تھو ولد یارا ارائیں پیشہ واہی جودھا رام وغیرہ سکنہ ملک سورائیں شیخ کا دلوائے حزر دعہ چاہ بلاکی والا تحصیل سیلسی کی

بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء

... بجے

بنام تھو ولد یارا ذات ارائیں۔ سکنہ ملک سورائیں تحصیل سیلسی مقدمہ مندرجہ عنوان میں دیتو مدعا علیہ کے نام کئی دفعہ سمن جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۴ بجے کو حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاویگی تحریر ۱۲

دستخط بخط انگریزی مہر عدالت

## آریوں کا مقابلہ اور نومسلم گریجویٹ کی تصنیفات

### گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے

ضرورت زمانہ آریوں کے کیصد اعتراضوں کا جواب صفحہ ۲۰۰ عہ

تعلیم الاسلام آریوں کے اصول کا رد اور کئی سے سوالوں کا جواب

آریہ مذہب پر اعتراضات سے دیانند آریہ پر سوالات کا ...

کفارہ و تثلیث کی تردید۔ نبوت محمدیہ

محمد رسول اللہ کا ثبوت بائبل سے ۳/

مولوی ثناء اللہ و دیگر علماء کے قریباً تمام سوالوں

علماء زمانہ کا جواب عبارت سلیس ۱۵/

معیار حق سچے مذہب کی شناخت آریوں کو چیلنج بوعدہ انعام دو ہزار روپیہ ۲/

آنحضرت کے اخلاق اور سچے مسلمان کی زندگی

اخلاق محمدی کا نقشہ دیدہ زیب کاغذ تقطیع کلاں ۱۳۵ صفحہ عہ

... و خلافت پیارے بچوں کیلئے آسان سوال و جواب بابت حدیث ...

ہسٹری آف انگلینڈ (ہسٹری) کا اردو ترجمہ انٹرنس اور کالج کے طلباء کیلئے ... ملنے کا پتہ ماسٹر عبدالرحمن نومسلم بی اے (مہر سنگھ) قادیان

## تفسیر عید

### پیش

## خاص رعایت

### حمائل شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ

مجلد جرمی اور حاشیہ شاہ عبد القادر صاحب جسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ پسند فرماتے ہیں۔ نہایت خوب صورت طرز پر چھپی ہے۔ قیمت بجائے ۱۲ کے صرف ۸ للعہ مگر ۱۵ ذوالحجہ یعنی عید سے پانچ روز بعد تک کے لئے

| نام کتاب | اصل قیمت | رعایتی |
|---|---|---|
| درثمین اردو مجلد | ۱۰/ | ۸/ |
| جیبی حمائل شریف مجلد نہایت خوبصورت | عہ/ | عہ/ |
| عکسی ایک انچی حمائل مع خوردبین شیشہ | [illegible] | [illegible] |
| خطبات محمود حصہ اول | ۱۳/ | ۱۰/ |
| خلافت راشدہ شیعوں کی تردید | عہ/ | عہ |
| دینیات احمدیہ بچوں کے اسباق از حضرت مسیح موعود | ۴/ | ۳/ |
| چشمہ صداقت | ۶/ | ۴/ |
| اصلاح خاتون | ۳/ | ۲/ |
| تفسیر سورۃ والعصر | ا/ | ۱۰/ |
| احمدی و غیر احمدی میں فرق | ا/ | ۱۰/ |
| ریویو براہین احمدیہ | عہ/ | ۱۲/ |
| مکتوبات مسیح موعود | ۲/ | ۵/ |
| بحر العرفان قبولیت دعا | ۲/ | ۵/ |
| چشمہ توحید | ۲/ | ۲/ |
| سوانح امام بخاری | ۲/ | ا/ |

## منیجر کتاب گھر قادیان

## پیٹ کی جھاڑو ۲۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب نے اس نسخہ کو ۸۰ برس کی عمر تک استعمال کیا اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اسکی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور رہنی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت ہمراہ نیم گرم پانی یا دودھ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت رفع ہو جائیگی۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک عہ

**عزیز ہوٹل قادیان**

## آریہ مذہب کی حقیقت

یہ شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر اخبار نور سابق سوردان سنگھ وودوان برہمچاری کی وہ معرکتہ الآراء جدید تصنیف ہے جس کے متعلق اڈیٹر صاحب زمیندار اپنے ۱۱ جولائی ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ

اس کتاب میں آریہ مذہب کے تمام نقائص و عیوب کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور ہر بات کیلئے اس مذہب کے مسلمہ کتب سے صفحے تک کے حوالے دئے گئے ہیں۔ کتاب عام مسلمانوں کیلئے عموماً اور مبلغین اور خاص طور پر فتنہ ارتداد کے مبلغین کیلئے خصوصاً بہت مفید ہے قیمت غیر مجلد عہ مجلد عہ ملنے کا پتہ

**منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور**

## ضروری کتب تردید آریہ و عیسائی مذہب

نسیم دعوت ۴/ چشمہ معرفت ۱۲/ آریہ دھرم ۵/ سرمہ چشم آریہ ۱۲/ شحنہ حق ۸/ تفسیر سورۃ نور عہ/ لیکچر سیالکوٹ ۴/ لیکچر لاہور ۵/ جنگ مقدس ۸/ الحق دہلی ۱۲/ لدھیانہ ۳/ ازالہ اوہام ۲/ کسر صلیب ۴/ نشان آسمانی ۵/ فیصلہ آسمانی ۵/ فتح اسلام ۵/ توضیح مرام ۵/ قادیان کے آریہ اور ہم ۳/ اسلام کی اصول فلاسفی ۳/ آریہ مذہب کی تردید عہ/ وید کا بھید ۱۲/ دلچسپ پنجابی کتب کے لئے دیکھو الفضل ۲۱-۲۲ مئی ۱۹۲۳ء

**تفسیر بک ایجنسی قادیان**

## اشتہار باجلاس چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ

جمعیت ل گیلا سنگھ ولد تلسی والد گنڈا سنگھ ولد رام چند سکنہ ؟

بنام

تھو ولد یارا ارائیں پیشہ داہی جودھا رام وغیرہ سکنہ ملک سورائیں شیخ کا ماموالے حزر دعوچاہ بلاکی والا تحصیل سیالکوٹ

بتاریخ ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۲۳ء

۱۲ ماہ ہے

بنام تھو ولد یارا ذات ارائیں۔ سکنہ ملک سورائیں تحصیل سیالکوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں دیتو مدعا علیہ کے نام کئی دفعہ سمن جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۴ر ستمبر کو حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ تحریر یا ۲۴

دستخط بخط انگریزی — مہر عدالت

## آریوں کا مقابلہ اور نومسلم گرجو بٹ کی تصنیفات

### گھر کا بھیدی لنکا ڈھا دے

ضرورت زمانہ آریوں کے کیسے اعتراضوں کا جواب صفحہ ۲۰ عہ

تعلیم الاسلام آریوں کے اصول کا رد اور کٹھے سوالوں کا جواب ۲/

آریہ مذہب پر اعتراضات دیانند اور آریہ چار رسول کا ۵/

کفارہ و تثلیث کی تردید۔ نبوت محمدیہ

محمد رسول اللہ کا ثبوت بائیبل سے ۳/

مولوی ثناء اللہ و دیگر علماء کے قریباً تمام سوالوں کے

علماء زمانہ کا جواب عبارت سلیس ۱۵/

معیار حق سچے مذہب کی شناخت آریوں کو چیلنج بو ملعم دو ہزار روپیہ ۲/

آنحضرتؐ کے اخلاق اور سچے مسلمان کی زندگی

اخلاق محمدی کا نقشہ دیر دگرام تقطیع کلاں ۲۰×۳۰ عہ

ادات ضلالت بیسائیوں کے ساتھ آسان ۳ سوال وجوابات حدیث ۱۰

ہسٹری آف انگلینڈ (بگلے) کا اردو ترجمہ انٹرنس اور کالج کے طلباء کیلئے ۲/ ملنے کا پتہ ماسٹر عبدالرحمن نومسلم بی اے (مہر سنگھ) قادیان

## بقر عید

### پر

### خاص رعایت

## حمایل شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ

مجلد چرمی اور حاشیہ شاہ عبد القادر صاحب جسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفہ دوم رضؓ پسند فرماتے ہیں۔ نہایت خوب صورت طرز پر چھپی ہے۔ قیمت بجائے ۳ء کے صرف للعہ مگر ۱۵ر ذوالحجہ یعنی عید سے پانچ روز بعد تک کے لیے

| نام کتاب | اصل قیمت | رعایتی |
|---|---|---|
| درثمین اردو مجلد | ۱۰/ | ۸/ |
| جیبی حمایل شریف مجلد نہایت خوبصورت | [illegible] | [illegible] |
| عکسی ایک انچی حمایل مع خوردبین شیشہ | [illegible] | [illegible] |
| خطبات محمود حصہ اول | ۱۳/ | ۱۰/ |
| خلافت راشدہ شیعوں کی تردید | [illegible] | عہ |
| دینیات احمدیہ بچوں کے اسباق از حضرت مسیح موعود | ۴/ | ۳/ |
| چشمہ صداقت | ۶/ | ۴/ |
| اصلاح خاتون | ۳/ | ۲/ |
| تفسیر سورہ والعصر | ۱/ | ۱/ |
| احمدی و غیر احمدی میں فرق | ۱/ | ۱/ |
| ریویو براہین احمدیہ | عہ/ | ۱۲/ |
| مکتوبات مسیح موعود | ۶/ | ۵/ |
| بحر العرفان قبولیت دعا | ۶/ | ۵/ |
| چشمہ توحید | ۳/ | ۲/ |
| سوانح امام بخاری | ۲/ | ۱/ |

### منیجر کتاب گھر قادیان

## پیٹ کی جھاڑو ۲۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب نے اس نسخہ کو ۸۰ برس کی عمر تک استعمال کیا اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا اس لئے کم از کم اسکی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور رہنی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت ہمراہ نیم گرم پانی یا دودھ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت رفع ہو جائیگی۔ قیمت گولیاں فی سینکڑہ مع محصولڈاک عہ

**عزیز ہوٹل قادیان**

## آریہ مذہب کی حقیقت

یہ شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر اخبار نور سابق سورن سنگھ ودوان بر ہمچاری کی وہ معرکتہ الآرا جدید تصنیف ہے جس کے متعلق اڈیٹر صاحب زمیندار اپنے ۱۱ر جولائی سنہ ۲۳ء کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ

اس کتاب میں آریہ مذہب کے تمام نقائص و عیوب کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور ہر بات کیلئے اس مذہب کے مسلمہ کتب سے صفحے تک کے حوالے دئے گئے ہیں۔ کتاب عام مسلمانوں کیلئے عموماً اور مبلغین اور خاص طور پر فتنہ ارتداد کے مبلغین کیلئے خصوصاً بہت مفید ہے قیمت غیر مجلد عہ مجلد ۱۲ ملنے کا پتہ

**منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور**

## ضروری کتب تردید آریہ و عیسائی مذہب

نسیم دعوت ۴ر چشمہ معرفت ۲ر آریہ دھرم ۵ر سرمہ چشم آریہ ۱۲ر شحنہ حق ۸ر تفسیر سورہ نور عہ ر لیکچر سیالکوٹ ۴ر لیکچر لاہور ۵ر جنگ مقدس ۸ر الحق دہلی ۴ر لدھیانہ ۳ر ازالہ اوہام ۱۲ر کسر صلیب ۴ر نشان آسمانی ۵ر ضمیمہ آسمانی ۵ر فتح اسلام ۵ر توضیح مرام ۵ر قادیان کے آریہ اور ہم ۳ر اسلام کی اصولی فلاسفی ۳ر آریہ مذہب کی تردید عہ ر وید کا بھید ۱۲ر صد دلچسپ بیبی کتب کے لئے دیکھو الفضل ۲۱/۲۴ مئی سنہ ۲۳ء

**نصیر بک ایجنسی قادیان**